دیوبند کی سیر



پروفیسر ڈاکٹر سیف الدین سیاح

ناشر

تحفظ اہل سنت والجماعت

گاندھی پلازہ فرسٹ فلور بنگلور، انڈیا

دیوبند کی سیر



پروفیسر ڈاکٹر سیف الدین سیاح

ناشر

تحفظ اہل سنت والجماعت

گاندھی پلازہ فرسٹ فلور بنگلور، انڈیا

اعلان

اس کتاب میں جن کتابوں کے حوالے درج کیئے گئے ہیں، وہ سب کے سب بالکل صحیح ہیں اور اصل کتابوں سے دیکھ کر لکھے گئے ہیں۔

تنبیہ: اس کتاب کا اگر کوئی شخص جواب لکھنا چاہے تو صرف وہی جواب قابلِ سماعت ہوگا جس میں ساری کتاب کو لفظ بلفظ نقل کر کے جواب لکھا جائے ورنہ اس شرط کے بغیر ہر جواب مردود ہوگا۔

ناشر

تحفظ اہل سنت والجماعت

گاندھی پلازہ فرسٹ فلور بنگلور، انڈیا

فہرست

دیوبند کی سیر ۵
دیوبندی مسجد کا منظر ۸
کچھ دیر قصائی کی دکان پر ۱۷
تھانوی صاحب کا ماموں ۲۰
اندرا گاندھی ہوٹل ۲۳
گنگوہی و نانوتوی خانقاہ ۲۹
دیوبند اور انگریز ۳۳
عقائد علمائے دیوبند ۴۰
کتابیات ۴۴
تاریخی تصاویر ۴۷

a a a

حسین احمد

۱۔ عجم ہنوز نداند رموزِ دیں، ورنہ
زدیوبند حُسین احمد! ایں چہ بوالعجبی است

۲۔ سرود بر سرِ منبر کہ ملت از وطن است
چہ بے خبر ز مقامِ محمدؐ عربی است

۳۔ بمصطفیٰؐ برساں خویش را کہ دیں ہمہ اوست
اگر بہ او نرسیدی، تمام بولہبی است

ترجمہ:

۱۔ عجم یعنی غیر عرب مسلمان ابھی تک دین کی حقیقتوں سے واقف نہیں ہیں، ورنہ دیوبند کے حسین احمد سے یہ انتہائی حیران کن بات کیوں سرزد ہوئی۔

۲۔ انھوں (.....) نے منبر پر کھڑے ہوکر یہ کہا کہ ملت کا تعلق ملک/ وطن سے ہے (اشارہ ہے نیشنل ازم کی طرف)، یعنی ہر ملک میں بسنے والے لوگ ایک ملت ہیں۔ وہ (.....) حضورِ اکرم محمد عربی a کے مرتبہ سے کس قدر بے خبر ہیں۔

۳۔ تُو حضورِ اکرم a کی ذاتِ گرامی سے خود کو وابستہ کرلے کہ حضورؐ مکمل دین ہیں۔ اگر تُو نے حضور سے وابستگی پیدا نہیں کی (مراد ملت کے بارے میں حضورؐ کے ارشادِ گرامی پر عمل نہیں کرتا) تو تیرے سارے عمل ابولہب کے سے ہیں یعنی کفر اور شرک۔

(کلیاتِ اقبال ص ۱۱۴۰)

دیوبند کی سیر

ایک سیاح نے دیوبند کی سیر کے دوران میں مدرسۂ دیوبند میں کیا دیکھا اور کیا سنا؟ اس کی تفصیل با حوالہ وثبوت پیشِ خدمت ہے:

سیاح (گائیڈ سے): دیوبند شہر کی وجۂ تسمیہ کیا ہے؟

گائیڈ: میاں اصغر حسین دیوبندی فرماتے ہیں:

''معتبر لوگوں سے یہ منقول ہے کہ تمام ہندوستان کی طرح اس نواح میں بھی ہندو بُت پرست آباد تھے۔ بتوں اور دیبیوں کی کثرت نے اس کو دیبی بن مشہور کرایا اور تصرفِ متکلمین سے ابتدا میں دیبن اور رفتہ رفتہ دیوبند کہلایا۔'' (حیات شیخ الہند ص ۱۲)

سیاح: یعنی یہ ہندوؤں کے بتوں اور دیویوں کا شہر ہے۔ اچھا! یہ تو بتائیں کہ یہاں سے مدرسۂ دیوبند کتنا دُور ہے؟

گائیڈ: بس ہم تھوڑی ہی دیر میں پہنچنے والے ہیں۔

سیاح: مدرسۂ دیوبند کس جگہ بنا ہوا ہے؟

گائیڈ: بھئی! اس بارے میں ہمارے ایک مشہور عالم مفتی عزیز الرحمٰن نے لکھا ہے کہ

''جس [جگہ] دار العلوم کا قیام عمل میں آیا وہ جگہ ابتداء میں شہر کا کوڑا گھر تھا (یعنی جس جگہ شہر کا کوڑا کرکٹ ڈالا جاتا تھا)'' (فخر العلماء تصنیف سید اشتیاق اظہر ص ۶۴)

محمد میاں دیوبندی صاحب فرماتے ہیں: ''اس جگہ کوڑیاں پڑا کرتی تھیں۔ جہاں آج یہ مدینۃ العلم ہے۔'' (علمائے ہند کا شاندار ماضی جلد پنجم ص ۶۴)

اسی طرح ہمارے دار العلوم دیوبند کے مبلغ انوار الحسن ہاشمی فرماتے ہیں:

''جس جگہ اب مدرسہ ہے اس زمانہ میں وہاں بستی کی غلاظتوں کے ڈھیر لگے رہتے تھے''

(مبشرات دار العلوم/ حاشیہ ص ۲۷)

سیاح: مدرسۂ دیوبند کا آغاز کس دور میں ہوا ہے؟

گائیڈ: غلاظت، گندگی اور کوڑے کرکٹ کے اس ڈھیر پر مدرسۂ دیوبند کی بنیاد ہندوستان پر انگریزوں کے قبضے کے دور میں ١٥ محرم الحرام ١٢٨٣ھ بمطابق ٣٠ مئی ١٨٦٧ بروز پنج شنبہ (جمعرات) رکھی گئی تھی۔ دیکھئے فخر العلماء (ص ٦٧)

ڈاکٹر محمد عبداللہ چغتائی کی ''تحقیق'' یہ ہے کہ اس مدرسے کا آغاز ١٥ مئی ١٨٦٦ء کو ہوا۔

(قیام دارالعلوم دیوبند ص ١٣)

معلوم ہوتا ہے کہ پہلی بات ہی زیادہ صحیح ہے۔

سیاح: یہ سامنے کون سی عمارت نظر آ رہی ہے؟

گائیڈ: لو بھئی! یہی تو ہے مدرسۂ دیوبند جس کے سامنے ہم کھڑے ہیں۔

سیاح: ارے یہ مین گیٹ (مرکزی دروازے) پر کرم داس گاندھی کی تصویر کیوں لگی ہوئی ہے۔؟

گائیڈ: ہمارے علماء کا گاندھی جی سے خاص تعلق رہا ہے، اسی لئے یہ تصویر یادگار کے طور پر لٹکا دی گئی ہے۔ بلکہ ہمارے مولانا محمد علی جوہر نے تو یہاں تک کہہ رکھا ہے کہ

''میں تو جیل میں ہوں۔ البتہ یہ جانتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد میرے اوپر گاندھی جی کا حکم نافذ ہے'' (فرید الوحیدی دیوبندی کی کتاب ''مولانا حسین احمد مدنی'' ص ٣٥٠)

سیاح: یہ گیٹ کے پاس کون بیٹھا ہوا ہے اور اس کے سامنے اتنے سارے رجسٹر پڑے ہوئے ہیں......اور یہ ساتھ ایک انتہائی بدشکل شخص کیوں کھڑا ہے؟

گائیڈ: یہ الیاس گھمن صاحب (حلالے کی اولاد) ہیں جنھیں بہت زیادہ تنخواہ پر گیٹ کی چوکیداری کے لئے رکھا گیا ہے۔ دوسرا شخص عبدالغفار نائی ہے (داڑھیاں مونڈنے والا اور لڑکوں کے ختنے کرنے والا) جو تعمیل حکم کے لئے کھڑا ہے۔

سیاح (ایک پُرانا رجسٹر کھولتے ہوئے): یہ کیا لکھا ہوا ہے؟

گائیڈ: یہ ان لوگوں کے نام ہیں جنھوں نے مدرسۂ دیوبند بنانے میں چندہ دیا تھا۔

گھمن : ہمارے اکابر میں سے حضرت مولانا قاری محمد طیب قاسمی مدظلہ العالی فرماتے ہیں:

”دارالعلوم کے چندوں کا دائرہ اتنا وسیع رکھا گیا کہ ان میں غیر مسلم بھی شریک ہوسکیں۔ چنانچہ دارالعلوم کی ابتدائی روداد میں بہت سے ہندوؤں کے چندے بھی لکھے ہوئے ہیں۔“

(خطبات حکیم الاسلام جلد نہم ص ۱۴۹)

عبدالغفار نائی (رجسٹر کھول کر): مولانا مناظر احسن گیلانی قدس سرہ فرماتے ہیں:

”چندہ کی کوئی مقدار مقرر نہیں، اور نہ خصوصیت مذہب وملت“

اسی کے ساتھ ان ہی رودادوں میں چندہ دینے والوں کی فہرست میں دیکھ لیجئے اسلامی ناموں کے پہلو بہ پہلو، منشی تلسی رام، رام سہائے، منشی ہردواری لال، لالہ بیجناتھ، پنڈت سری رام، منشی موتی لال، رام لال، سیوارام سوار وغیرہ اسماء بھی مسلسل ملتے چلے جاتے ہیں، سرسری نظر ڈال کر مثالاً چند نام جو سامنے آ گئے، وہ چن لئے گئے ہیں۔“ (سوانح قاسمی حصہ دوم ص ۳۱۷)

سیاح (آہستہ آواز سے) : معلوم ہوتا ہے کہ دیوبندیوں اور ہندوؤں کا آپس میں گہرا یارانہ اور والہانہ پیار رہا ہے۔

گائیڈ: جی ہاں! بس کچھ ایسا ہی سمجھ لیں!

انگریزوں نے جو تعاون کیا اور چندہ دیا تھا، اس میں سے بعض کا ذکر دوسرے رجسٹروں میں ہے جو آگے آرہا ہے۔

a a a

دیوبندی مسجد کا منظر

سیاح: سامنے ایک مسجد نظر آرہی ہے، آیئے وہاں چلیں! ارے مسجد کے باہر یہ کیسا حوض ہے جس کے ایک کنارے پر کُتا مرا پڑا ہے اور دوسرے کنارے سے لوگ وضو کر رہے ہیں؟

گائیڈ: یہ حوض دَہ دَردَہ کہلاتا ہے۔ ہمارے حکیم الامت اشرفعلی تھانوی صاحب فرماتے ہیں:

''بڑا بھاری حوض جو دس ہاتھ لمبا اور دس ہاتھ چوڑا ہو اور اتنا گہرا ہو کہ اگر چلو سے پانی اٹھائیں تو زمین نہ کھلے۔ یہ بھی بہتے ہوئے پانی کے مثل ہے۔ ایسے حوض کو دَہ دَردَہ کہتے ہیں۔ اگر اس میں ایسی نجاست پڑ جائے جو پڑ جانے کے بعد دکھلائی نہیں دیتی جیسے پیشاب، خون، شراب وغیرہ تو چاروں طرف وضو کرنا درست ہے جدھر چاہے وضو کرے اور اگر ایسی نجاست پڑ جائے دکھلائی دیتی ہے جیسے مردہ کُتا۔ تو جدھر پڑا ہو اُس طرف وضو نہ کرے۔ اس کے سوا اور جس طرف چاہے کرے۔ البتہ اگر اتنے بڑے حوض میں اتنی نجاست پڑ جاوے کہ رنگ یا مزہ بدل جاوے یا بدبُو آنے لگے تو نجس ہو جائے گا۔'' (بہشتی زیور حصہ اول ص ۵۱ مسئلہ نمبر ۱۱)

سیاح: مجھے تو اتنے گندے اور نجس حوض سے وضو کرنے میں بڑی گھن آتی ہے، کیا یہاں پاک پانی کا کوئی بندوبست نہیں ہے؟ ارے وہ دیکھیں! کتنا بے حیا شخص ہے کہ ننگا ہو کر اپنی ہی دبر میں اپنا آلۂ تناسل داخل کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔!

گائیڈ: آپ احترام سے بات کریں، یہ تو ہمارے مشہور مناظر ماسٹر امین اوکاڑوی صاحب ہیں جو فقہ دیوبند کے ایک مسئلے پر عمل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

مولانا عبدالشکور لکھنوی لکھتے ہیں: ''اگر کوئی مرد اپنا خاص حصہ اپنے ہی مشترک حصہ میں داخل کرے تو اس پر غسل فرض نہ ہوگا'' (علم الفقہ حصہ اول ص ۱۱۶، مسئلہ نمبر ۶)

لہٰذا اوکاڑوی صاحب پریکٹس کر رہے ہیں تا کہ کسی معترض کو جواب دیا جاسکے۔

سیاح (مسجد میں داخل ہوتے وقت): ارے! یہ کون ہے جو کتا اُٹھا کر نماز پڑھ رہا ہے اور کُتے کا منہ بھی بندھا ہوا ہے؟

گائیڈ: یہ منیر احمد منور صاحب ہیں جو دیوبندیت کے بہت بڑے داعی ہیں۔

انور شاہ کاشمیری دیوبندی فرماتے ہیں:

''فإن صلّى حاملاً إياه في كمه صحت صلاته إذا لم ير عليه أثر نجاسة''

پس اگر کوئی شخص اسے (کُتے کو) اپنی آستین میں اٹھا کر نماز پڑھے تو اس کی نماز صحیح ہے بشرطیکہ اس پر نجاست کا اثر نظر نہ آئے۔ (فیض الباری ج ۱ص ۲۷۴)

منیر احمد منور (فوراً سلام پھیر کر):

''اس لئے اگر کوئی شخص نماز میں کتے کا پلا اُٹھالے بشرطیکہ اس کے جسم او پر نجاست نہ لگی ہو اور اس کا منہ بندھا ہوا ہو تا کہ اس کا تھوک ولعاب نہ لگے اور نماز سے فارغ ہونے تک اس کی کوئی رطوبت کپڑے اور بدن وغیرہ کو نہ لگے تو نماز جائز ہے۔'' (آئینۂ غیر مقلدیت ص۱۷۹)

سیاح: منیر احمد منور پر مکھیاں ہی مکھیاں بیٹھی ہوئی ہیں، یہ کیا گند کر کے آیا ہے؟

گائیڈ: وہ اپنے گھر سے نبیذ (کھجور کے شیرے) سے وضو کر کے آئے ہیں، شاید اس وجہ سے ان پر مکھیاں اکٹھی ہوگئی ہیں۔

سیاح: آپ مجھے کدھر لے آئے ہیں، وہ دیکھیں ایک شخص سجدے میں پڑا ہوا ہے جبکہ اس کے دونوں ہاتھ اور دونوں گھٹنے زمین پر نہیں لگے ہوئے بلکہ بلند ہیں، یہ کیسی مداریوں جیسی شعبدہ بازی ہے؟

گائیڈ: یہ حضرت ابوبکر غازیپوری دیوبندی ہیں جو فتاویٰ عالمگیری کے ایک مسئلے پر عمل کر رہے ہیں۔ فتاویٰ عالمگیری میں لکھا ہوا ہے کہ

''ولو ترک وضع الیدین والرکبتین جازت صلاته بالاجماع'' اگر (کوئی نماز میں) اپنے دونوں ہاتھوں اور دونوں گھٹنوں کو (زمین پر) نہ رکھے تو اس کی نماز بالاجماع جائز

ہے۔ (ج ۱ ص ۷۰، الباب الرابع فی صفۃ الصلوٰۃ)

سیاح: ہاں تو یہ ہے غازی پوری! میں نے ایسی ہی شعبدہ بازیاں اس کی کتابوں میں بھی دیکھی ہیں، جن کا نہ کوئی سر ہوتا ہے نہ کوئی پیر!

گائیڈ: اتنا شرمندہ نہ کریں جناب ہم نے اپنی عوام کو بھی تو مطمئن کرنا ہوتا ہے۔

سیاح: اُف میرے خدا! یہ کون ہے جو کُتے کی کھال پہنے ہوئے اور نیچے کالے کُتے کی کھال بچھائے ہوئے جلدی جلدی نماز پڑھ رہا ہے؟

گائیڈ: یہ شاہد معاویہ ہیں جو اپنے آپ کو آلِ دیوبند کا بہت بڑا مناظر سمجھتے ہیں۔

قاضی زاہد الحسینی دیوبندی لکھتے ہیں:

''انسان اور خنزیر کے بغیر ہر وہ جانور جسے بسم اللہ کہہ کر ذبح کیا گیا ہو اس کا گوشت اور چمڑا پاک ہو جاتا ہے۔'' (خلاصہ فقہ حنفی ص ۳۳، ۳۴)

فتاویٰ دار العلوم دیوبند میں لکھا ہوا ہے:

''خنزیر کے سوا اور جانوروں شیر، کتا، گدھا وغیرہ کی کھال دباغت سے پاک ہو جاتی ہے اور اس پر نماز درست ہے'' (ج ۱ ص ۳۳۴ جواب سوال نمبر ۵۲۷)

مزید ارشاد ہے:

''اسی طرح کتے کی کھال کو دباغت دیکر ڈول بنانا بھی درست ہے اور جو نجس العین کہتے ہیں وہ جائز نہیں کہتے۔ لیکن صحیح یہی ہے کہ وہ نجس العین مثل خنزیر کے نہیں ہے''

(فتاویٰ دار العلوم دیوبند جلد اول ص ۲۹۲ جواب سوال نمبر ۴۱۳)

تھانوی صاحب فرماتے ہیں:

''کتے کا لعاب نجس ہے اور کتا خود نجس نہیں۔'' (بہشتی زیور حصہ دوم ص ۶ مسئلہ نمبر ۴۱)

اس کی تائید میں مزید ارشاد ہے:

''کتے کے بارے میں یہ قول صحیح ہے کہ وہ نجس العین مثل خنزیر کے نہیں ہے اس لئے سوائے اس کے لعاب دہن کے وہ تمام پاک ہے پس مسئلہ بہشتی زیور کا صحیح اور مفتی بہ ہے''

(عزیز الفتاویٰ عرف فتاویٰ دارالعلوم دیوبند جلد اول ص ۴۷ا جواب سوال نمبر ۱۸۵)

سیاح: اتنی ''عظیم الشان'' دلیلوں کی وجہ سے ہی یہ ''حضرت'' کتے کی کھال اوڑھے اور اسی کی جانماز بنائے نماز پڑھ رہے ہیں۔ وہ دیکھیں! مسجد میں پانی وغیرہ سے لتھڑا کتا پھر رہا ہے جس کے بدن سے پانی کے قطرے گر کر مسجد کو ناپاک کر رہے ہیں۔

گائیڈ: ایسی بات نہ کہیں بلکہ یاد رکھیں کہ ہماری مسجدیں کبھی ناپاک نہیں ہوتیں کیونکہ ہمارے مولانا مفتی رشید احمد لدھیانوی نے لکھا ہے:

''کُتے کے بدن کی چھینٹیں پاک ہیں'' (احسن الفتاویٰ جلد ۲ ص ۸۶)

سیاح: آپ نے تو کہا تھا کہ آپ مجھے دارالعلوم دیوبند لے کر جائیں گے لیکن یہ تو دارالعجائب دیوبند لگتا ہے، ایسے عجائب تو دنیا کے کسی عجائب گھر میں نہیں ہوں گے۔

(کندھے اچکاتے ہوئے) آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا کیا؟

گائیڈ: ایسی باتیں نہ کریں جناب! یہ سب ہمارے اکابر ہیں اور ہمارے لئے ان کا کالا چٹا سب حجت ہے۔

سیاح: تُف ہے ایسی اکابر پرستی پر!!

گائیڈ: چھوڑیئے اس بحث کو اور چلئے ورنہ.....!

سیاح (آگے چلتے ہوئے): یہ کون ہے جو ایک ٹانگ اُٹھائے ہوئے صرف ایک ٹانگ پر کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہا ہے؟

گائیڈ: یہ حبیب اللہ ڈیروی صاحب ہیں جنھیں فقہِ دیوبندی کا دفاع بیحد محبوب ہے۔ چونکہ ہماری ایک معتبر ترین کتاب درمختار میں ہمارے سب سے بڑے بزرگ کے بارے میں لکھا ہوا ہے کہ انھوں نے ایک ٹانگ پر کھڑے ہو کر نماز پڑھی تھی لہٰذا ڈیروی صاحب بھی اس کا عملی مظاہرہ کر رہے ہیں۔

سیاح: یہ مسئلہ دُرِمختار میں کہاں لکھا ہوا ہے؟

گائیڈ: دیکھئے جلد ا ص ۳۸ (مطبوعہ مکتبہ ماجدیہ کوئٹہ پاکستان)

سیاح: اس کے کپڑوں پر گندی رطوبت کے دھبے کثرت سے لگے ہوئے ہیں اوراس کی قمیص پرایک درہم کے برابر پاخانے کا داغ بھی ہے۔ یہ کیوں؟

ڈیروی (جلدی جلدی سلام پھیر کر): یہ میری بیوی کی شرمگاہ کی رطوبت ہے جوکہ ہمارے دیوبندی مذہب میں پاک ہے۔ ہماری معتبر کتاب درِمختار میں لکھا ہوا ہے:

"رطوبة الفرج طاهرة "شرمگاہ کی رطوبت پاک ہے۔

(درِمختار مع فتاویٰ شامی ج۱ص۱۲۳)

ہماری دوسری معتبر کتاب فتاویٰ دارالعلوم دیوبند میں لکھا ہوا ہے:

"درِمختار میں ہے وعفى الشارع عن قدر الدرهم إلخ"

(ج۱ص۲۹۵ جواب سوال نمبر۴۲۳)

یعنی شریعت بنانے والے (دیوبندی بزرگ) نے ایک درہم (نجاست) کی مقدار سے معاف کردیا ہے۔

سیاح: وہ دیکھیں، نماز بھی پڑھ رہا ہے اوراپنی جیب سے پتھر نکال نکال کر پرندوں کو بھی ماررہا ہے۔!

گائیڈ: یہ پیرمشتاق علی شاہ ہیں جودن رات اس کام میں مصروف ہیں کہ فقۂ دیوبندی چاروں طرف پھیل جائے۔ یہ پیرجی کہتے ہیں کہ ہماری معتبر کتاب فتاویٰ عالمگیری میں لکھا ہوا ہے:

"ولو رمى طائراً بحجر لم تفسد لكنه يكره كذا فى الخلاصة"اوراگر (نماز کی حالت میں) کسی پرندے کو پتھر مارے تو (نماز) فاسد نہیں ہوتی لیکن مکروہ ہوتی ہے، اسی طرح خلاصہ میں لکھا ہوا ہے۔ (ج۱ص۱۰۳)

اتنے میں ایک شخص مسجد میں داخل ہوا اور تکبیرِ تحریمہ کے بجائے "خدائے بزرگ است" کہہ کر نماز شروع کی اور بعد میں "دوبرگ سبز است" کہہ کر جلدی جلدی رکوع کرلیا۔

سیاح: یہ کون ہے جوفارسی میں نماز پڑھ رہا ہے؟

گائیڈ: یہ حضرت مولانا سرفراز خان صفدر صاحب مدظلہ ہیں۔
ہماری معتبر کتاب ہدایہ شریف میں لکھا ہوا ہے کہ "فان افتتح الصلوٰۃ بالفارسیۃ أو قرأ فیھا بالفارسیۃ أو ذبح وسمّی بالفارسیۃ وھو یحسن العربیۃ أجزاہ "اگر نماز فارسی زبان میں شروع کرے یا قراءت فارسی میں کرے یا ذبح کرتے وقت فارسی میں بسم اللہ (کا ترجمہ) پڑھے اور عربی زبان اسے اچھی طرح آتی ہو تو بھی جائز ہے۔ (ہدایۃ اولین صفحہ ۱۰۱، باب صفۃ الصلوٰۃ)
بعد میں سرفراز خان صاحب نے تعدیلِ ارکان کے بغیر الٹی سیدھی نماز پڑھی، نہ رکوع سے اُٹھ کر صحیح طور پر کھڑا ہونا نصیب ہوا اور نہ سجدے صحیح تھے۔ بعد میں سرفراز صاحب نے بغیر سلام کے ہوا خارج کی اور چھلانگ لگا کر ایک طرف کو ہٹ گئے۔

سیاح: یہ کیسی نماز ہے اور سلام کہاں گیا؟

گائیڈ: یہ ہمارے امام اہلِ سنت ہیں اور ان کا یہ عمل بالکل صحیح ہے کیونکہ ہدایۃ شریف میں لکھا ہوا ہے: "وإن تعمد الحدث فی ھذہ الحالۃ أو تکلم أو عمل عملاً ینافی الصلوٰۃ تمت صلاتہ" اگر اس حالت (تشہد) میں جان بوجھ کر ہوا خارج کردے یا باتیں کرے یا نماز کے منافی کوئی عمل کرے تو اس کی نماز پوری ہوگئی ہے۔ (ہدایۃ اولین ص ۱۳۰، باب الحدث فی الصلاۃ)
یاد رہے کہ ایسی حالت میں اگر خود بخود ہوا خارج ہوگئی تو ساری نماز دوبارہ پڑھنا پڑے گی اور اگر جان بوجھ کر خود ہوا خارج کرے تو نماز ہوگئی، اعادے کی ضرورت نہیں ہے۔

سیاح: آیئے اس کمرے میں دیکھیں کیا ہے؟

گائیڈ (ساتھ چلتے ہوئے): ٹھیک ہے جناب!

سیاح (کمرے میں داخل ہوتے ہوئے): اُف توبہ! یہ کون ہے جس نے اپنے سامنے ایک ننگی عورت بٹھا رکھی ہے، شرم نہیں آتی؟ نماز بھی پڑھ رہا ہے اور شہوت کے ساتھ اس عورت کی شرمگاہ کو بھی دیکھ رہا ہے۔

گائیڈ: یہ حضرت عبدالغنی طارق لدھیانوی صاحب ہیں جنھوں نے جھوٹ کا عالمی ایوارڈ حاصل کرتے ہوئے "شادی کی پہلی دس راتیں" نامی کتاب لکھی ہے۔ یہ حضرت اپنی ذات

میں دیوبندیت کے ستونوں میں سے ایک ہیں، انھیں بھی فقۂ دیوبندی پر مکمل عبور حاصل ہے۔ یہ حضرت فرماتے ہیں کہ ہمارے بہت بڑے مولانا ابن نجیم نے لکھا ہے:

''ولو نظر المصلي إلى المصحف وقرأ منه فسدت صلاته لا إلىٰ فرج امرأة بشهوة لأن الأول تعليم و تعلم فيها لا الثاني''اور اگر نمازی قرآن کی طرف دیکھے اور اس سے قراءت کرے تو اس کی نماز فاسد ہو جاتی ہے (لیکن) اگر کسی عورت کی شرمگاہ کی طرف شہوت سے دیکھے تو نماز فاسد نہیں ہوتی کیونکہ پہلے کام (تلاوتِ قرآن) میں تو تعلیم و تعلم ہے جبکہ دوسرے میں یہ بات نہیں ہے۔ (الاشباہ والنظائر ص ۲۲۲، الفن السادس)

سیاح (کمرے سے باہر نکل کر): وہ مسجد کے ایک کونے میں سر جھکائے پانچ چھ آدمی کیوں رو رہے ہیں؟

گائیڈ: یہ انصر باجوہ، مختی احمد ممتاز، ابوبلال اسماعیل جھنگوی، نور محمد تونسوی، عبدالقدوس قارن اور منظور مینگل ہیں جو امامت کے مقابلے میں فیل ہو گئے ہیں۔

سیاح: کیا مطلب؟

گائیڈ: فقۂ دیوبندی میں مسجد کا امام بننے کی بہت سی شرطیں ہیں مثلاً تھانوی صاحب فرماتے ہیں: ''پھر وہ شخص جو سب میں زیادہ خوبصورت ہو پھر وہ شخص جو سب میں زیادہ شریف ہو۔ پھر وہ جس کی آواز سب سے عمدہ ہو۔ پھر وہ شخص جو عمدہ لباس پہنے پھر وہ شخص جس کا سر سب سے بڑا ہو مگر تناسب کے ساتھ'' (بہشتی زیور حصہ یازدہم ص ۵۸ مقتدی اور امام کے متعلق مسائل)

درمختار میں لکھا ہوا ہے: ''ثم الأحسن زوجة... ثم الأكبر رأسًا و الأصغر عضوًا''

پھر وہ امام ہو جس کی بیوی سب سے زیادہ خوبصورت ہے......پھر وہ جس کا سر سب سے بڑا اور عضوِ تناسل سب سے چھوٹا ہو۔ (ج ا ص ۴۱۲، ۴۱۳ مع فتاویٰ شامی)

باجوہ کی بیوی انتہائی بدصورت ہے، احمد ممتاز کی شکل اتنی بُری اور کریہہ ہے کہ ہر وقت لعنت اور پھٹکار برستی ہے، اسماعیل جھنگوی صاحب کی آواز ایسی ہے جیسے کوئی گدھا رینک رہا ہو، قارن میں شرافت کا نام ونشان نہیں، تونسوی کا سر اتنا چھوٹا ہے جیسے شاہ دولہ کا چوہا ہو

اور مینگل صاحب عضوِ تناسل کے امتحان میں فیل ہو گئے ہیں۔

مزید معلومات کے لئے رجسٹرار عبدالغفار نائی سے رابطہ کیجئے۔

سیاح: اچھا! یہ بیچارے اس وجہ سے زاروقطار رو رہے ہیں۔

گائیڈ: جی ہاں! ہمارے بعض لوگ تقیے کی وجہ سے عضو کا معنی آلۂ تناسل نہیں کرتے حالانکہ طحطاوی نے اس کا معنی آلۂ تناسل کیا ہے اور فراست کی کتابوں سے نقل کیا ہے کہ

''أن الذکر الطویل الرقیق دلیل علی الشبق و حسن الخلق و الغلیظ الطویل یدل علی رداءۃ الطبع و سوء الفھم'' لمبا پتلا آلۂ تناسل شہوت اور حسنِ خُلق کی دلیل ہے اور موٹا لمبا آلۂ تناسل گھٹیا طبیعت یعنی کمینگی اور سوءِ فہم (خردماغی) کی دلیل ہے۔

(حاشیۃ الطحطاوی علی الدر المختار ج ۱ ص ۲۴۲)

سیاح: وہ دو آدمی شلواریں اُتارے ہوئے ایک دوسرے کے آلۂ تناسل کو ہاتھ لگا رہے ہیں، مسجد میں یہ شیطانی کام ہو رہا ہے اور انھیں روکنے والا کوئی نہیں۔!

گائیڈ: آپ کو مسائل کا پتا نہیں ہے ورنہ ایسے اعتراضات کبھی نہ کرتے۔ ان میں سے ایک تو عبدالشکور ترمذی ہیں اور دوسرے اسعد مدنی ہیں جو دیوبندی فقہ کے ایک اہم مسئلے پر عمل کر کے صحیح دیوبندی ہونے کا ثبوت پیش کر رہے ہیں۔

مولانا عبدالشکور لکھنوی صاحب لکھتے ہیں: '' مرد کو عورت یا عورت کا خاص حصہ یا کسی کا مشترک حصہ یا اپنا خاص حصہ چھونے سے وضو نہ جائے گا۔'' (علم الفقہ ص ۹۷)

یاد رہے کہ علم الفقہ نامی کتاب میں ہر مسئلے میں صرف وہی قول لکھا گیا ہے جس پر فتویٰ ہے۔ دیکھئے علم الفقہ ص ۱۵

ہر دیوبندی گھرانے میں اس کتاب کی موجودگی نہایت ضروری ہے تاکہ ہر دیوبندی خود مسائل دیکھ کر ان پر عمل پیرا ہو سکے۔ دیکھئے علم الفقہ اندرونی پہلا صفحہ

ہماری ایک معتبر کتاب میں لکھا ہوا ہے: ''مس ذکرہ أو ذکر غیرہ لیس یحدث عندنا اگر کوئی شخص اپنا آلۂ تناسل چھوئے یا دوسرے شخص کا آلۂ تناسل چھوئے تو ہمارے نزدیک اس کا

وضو نہیں ٹوٹتا۔ (فتاویٰ عالمگیری ج ۱ ص ۱۳، الفصل الخامس فی نواقض الوضوء)

سیاح: یہاں سے جلدی باہر نکلیں، ایسی نمازیں تو میری برداشت سے باہر ہیں، اتنی بے حیائی اور دینِ اسلام کے ساتھ اتنا بڑا مذاق!

گائیڈ (باہر نکلتے ہوئے): ایسا نہ کہیں، حقیقت یہ ہے کہ یہ دیوبندیت کی سچی تصویر ہے جس میں ہر بات کا حوالہ آپ کے سامنے پیش کر دیا گیا ہے۔

سیاح: کیا یہ سارے حوالے سچے ہیں؟

گائیڈ: جی ہاں! اللہ کی قسم! اگر آپ کو کسی ایک مسئلے میں بھی شک ہے تو میں سامنے دیوبند لائبریری سے اصل حوالہ آپ کے سامنے رکھ دوں گا۔

سیاح (مسجد سے باہر نکل کر): ارے دیکھیں، وہ کون خبیث ہے جو ایک گدھی کے ساتھ بدفعلی کر رہا ہے، اپنا منہ کالا کر رہا ہے، جلدی سے پولیس کو اطلاع کریں۔

گائیڈ: ہمارے قابلِ اعتماد علماء نے لکھا ہے کہ

''ولا عند وطي بهيمة أو ميتة أو صغيرة غير مشتهاة بأن تصير مفضاة بالوطي و إن غابت الحشفة ولا ينتقض الوضوء فلا يلزم إلا غسل الذكر''

(فتاویٰ دار العلوم دیوبند جلد ۱ ص ۱۳۴ جواب سوال نمبر ۶۰)

سیاح: اس عبارت کا ترجمہ کیا ہے؟

گائیڈ: جانور (مثلاً گدھی)، مُردہ عورت اور چھوٹی بچی جس میں شہوت نہیں ہوتی، کے ساتھ جماع (یعنی زنا) کرنے سے وضو نہیں ٹوٹتا اگرچہ جماع کرنے والے کی وجہ سے بچی کی شرمگاہ کا پردہ پھٹ کر قُبل اور دُبر (دونوں شرمگاہیں) ایک ہو جائیں، اور اگر آلۂ تناسل اندر غائب ہو جائے تو وضو نہیں ٹوٹتا اور صرف آلۂ تناسل کا دھونا ہی لازم آتا ہے۔

سیاح: یہ ہے دیوبندی فقہ جس کی طرف سرفراز خان صفدر صاحب، صوفی عبدالحمید سواتی صاحب اور محمد تقی عثمانی صاحب وغیرہ دن رات دعوت دے رہے ہیں؟

گائیڈ: جی ہاں! ابھی بہت کچھ باقی ہے۔

کچھ دیر قصائی کی دکان پر

سیاح: آیئے آگے چلیں، وہ کیا تماشا ہورہا ہے؟

گائیڈ (تیز تیز چلتے ہوئے): وہ قصائی کی دکان ہے۔

سیاح (دکان کے قریب پہنچ کر): یہ بوڑھا کون ہے جو ایک کُتے کو بسم اللہ پڑھ کر ذبح کررہا ہے؟

گائیڈ: یہ ہمارے حکیم الامت اشرفعلی تھانوی صاحب مدظلہ ہیں۔ سامنے جو گوشت کی دکان نظر آرہی ہے، ان کی ہی ہے جس میں حضرت صاحب ذبح شدہ کتوں، گدھوں اور کووں کا گوشت انتہائی مہنگے داموں بیچتے ہیں۔

سیاح: خبیث اور حرام کتے ذبح کرکے ان کا گوشت بیچنے کی کیا دلیل ہے؟

گائیڈ: دیوبندی فقہ کی معتبر کتاب فتاویٰ عالمگیری میں لکھا ہوا ہے کہ

''إذا ذبح كلبه و باع لحمه جاز و كذا إذا ذبح حماره و باع لحمه''

اگر کوئی شخص اپنا کتا ذبح کرے اور اس کا گوشت بیچے تو جائز ہے اور اسی طرح اگر کوئی شخص اپنا گدھا ذبح کرکے اس کا گوشت بیچے تو جائز ہے۔ (ج ۳ ص ۱۱۵، الفصل الخامس فی بیع المحرم)

یاد رکھیں کہ میں یہ سارے حوالے آپ کے سامنے اصل کتابوں سے پیش کررہا ہوں۔

تھانوی صاحب (ذبح سے فارغ ہوکر اُٹھتے ہوئے اور منہ پر ہاتھ پھیرتے ہوئے):

''میں نے قصائی کا دودھ پیا ہے اس لئے بھی میرے مزاج میں حدّت ہے مگر الحمد للہ شدت نہیں...'' (اشرف السوانح جلد ۱ ص ۲۱، باب پنجم طفولیت)

سیاح: ایسی باتیں نہ کریں جن سے آپ کی بے عزتی مزید خراب ہوجائے۔

تھانوی صاحب:

''اور میں اسقدر بکّی ہوں کہ ہر وقت بولتا ہی رہتا ہوں مگر پھر بھی نہ معلوم لوگ کیوں اسقدر مجھکو

ہوّا بنائے ہوئے ہیں۔''

(الافاضات الیومیہ من الافادات القومیہ عرف ملفوظات حکیم الامت جلد اول ص ۳۸ ملفوظ نمبر ۱۵)

''ہمارے محاورہ میں ہُدہُد بیوقوف کو کہتے ہیں اور میں بھی بیوقوف ہی سا ہوں مثل ہُدہُد کے''

(الافاضات الیومیہ جلد ا ص ۲۶۶ ملفوظ: ۴۰۰)

گائیڈ: حضرت صاحب! یہ کیا کہہ رہے ہیں؟

تھانوی صاحب: ''اگر مجھ پر اطمینان ہو تو میں مطلع کرتا ہوں کہ میں جلاہا نہیں ہوں۔

رہا جاہل ہونا اس کا البتہ میں اقرار کرتا ہوں کہ میں جاہل بلکہ اجہل ہوں''

(اشرف السوانح جلد ا ص ۲۷)

''میں تو واقعی اپنے آپ کو کلب اور خنزیر سے بدتر سمجھتا ہوں بھلا کوئی اس کا کیا یقین کرسکتا ہے اسلئے میں بتاتا ہوں کہ خنزیر سے بدتر سمجھنا اس معنی کر ہے کہ ان میں عقوبت کا احتمال نہیں اور ہم میں عقوبت اور عذاب کا احتمال ہے۔'' (ملفوظات حکیم الامت ج ۴ ص ۱۰۳، ملفوظ: ۹۵)

سیاح: ایسے شخص کو آپ لوگوں نے حکیم الامت کا لقب دے رکھا ہے؟

تھانوی صاحب: ہمارے حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب فرمایا کرتے تھے:

''عوام کے عقیدہ کی بالکل ایسی حالت ہے کہ جیسے گدھے کا عضوء مخصوص بڑھے تو بڑھتا ہی چلا جائے اور جب غائب ہو تو بالکل پتہ ہی نہیں واقعی عجیب مثال ہے۔''

(الافاضات الیومیہ جلد ۳ ص ۲۶۲ ملفوظ نمبر ۴۱۶)

سیاح (دوسری طرف دیکھتے ہوئے): یہ کون ہے جسے چار پائی پر لے کر جا رہے ہیں؟

گائیڈ: یہ بنوری ٹاؤن کے فاضل اور نفس کے پجاری عبدالہادی صاحب ہیں جنھوں نے اپنی دُبر میں ایک زندہ گدھے کا آلۂ تناسل داخل کروایا ہے جس کی وجہ سے مرتے مرتے بچے ہیں اور اب ان کے شاگرد انھیں ڈاکٹر کے پاس ہسپتال لے جا رہے ہیں۔

سیاح: اسے کیا ضرورت پیش آ گئی تھی جو گدھے کا آلۂ تناسل اپنی دُبر میں داخل کروالیا؟ کسی دیوبندی مولوی کے پاس چلا جاتا !

گائیڈ: حقیقت یہ ہے کہ انھوں نے فقۂ دیوبندی کے ایک مسئلے پر عمل کیا ہے۔

مولانا عبدالشکور لکھنوی صاحب لکھتے ہیں:

"اگر کوئی مرد کسی جانور یا مردہ کے خاص حصہ یا مشترک حصہ (دُبر) میں اپنا خاص حصہ داخل کرے یا اس کا خاص حصہ اپنے مشترک حصہ میں داخل کرے تو اس پر غسل فرض نہ ہوگا۔ بشرطیکہ منی نہ نکلے اسی طرح اگر کوئی عورت کسی جانور یا مردہ کا خاص حصہ یا کوئی لکڑی یا انگلی یا اور کوئی چیز اپنے خاص حصہ یا مشترک حصہ میں داخل کرے تب بھی غسل فرض نہ ہوگا بشرطیکہ منی نہ نکلے۔" (علم الفقہ ص ۱۱۶)

سیاح (تھوڑا سا آگے جاکر): وہ کون بے حیا ہے جو اپنی شلوار اتار کر اپنی ہی دُبر میں لمبی سی گول لکڑی داخل کرنے کی کوشش میں لگا ہوا ہے اور اس کے پاس تیل بھی پڑا ہوا ہے۔

گائیڈ: احترام سے بات کریں، یہ مولانا فضل الرحمٰن دھرم کوٹی ہیں جو روزہ رکھ کر فقۂ دیوبندی کے ایک مسئلے پر علانیہ عمل کر رہے ہیں۔

مولانا عبدالشکور لکھنوی صاحب نے لکھا ہے:

" وہ صورتیں جن میں روزہ فاسد نہیں ہوتا

(۱۲) کوئی لکڑی وغیرہ یا خشک انگلی کوئی شخص اپنے مشترک حصہ میں یا عورت اپنے خاص حصہ میں داخل کرے بشرطیکہ پوری لکڑی اندر نہ غائب ہو جائے ورنہ روزہ فاسد ہو جائے گا...."

(علم الفقہ ص ۴۴۴، ۴۴۶)

آپ اطمینان رکھیں! ساری لکڑی دھرم کوٹی صاحب کی دُبر میں غائب نہیں ہوگی لہٰذا ان کا روزہ بھی فاسد نہیں ہوگا۔

a a a

تھانوی صاحب کا ماموں

سیاح (پیٹھ پھیر کر دوسری طرف دوڑتے ہوئے): جلدی چلیں، میرا تو دماغ پھٹا جا رہا ہے۔

گائیڈ (بھاگتے ہوئے): پریشان نہ ہوں، آج آپ کے سامنے دیوبندی مذہب کا حقیقی چہرہ پیش کیا جا رہا ہے۔

سیاح (ایک جگہ پہنچ کر رُکتے ہوئے، پھولے سانسوں سے): اُف میری توبہ! یہ کون ہے جو بالکل مادرزاد ننگا ہو کر جا رہا ہے اور اس کے ساتھ بہت سے بچوں کی فوج ہے، کسی نے اس کے آلۂ تناسل کو پکڑ رکھا ہے اور کوئی پیچھے سے انگلی کر رہا ہے؟

گائیڈ: یہ ہمارے پیارے مولانا اشرفعلی تھانوی صاحب کے پیارے ماموں ہیں۔

تھانوی صاحب فرماتے ہیں:

''اس حفاظت شریعت کا ایک واقعہ اُن ہی ماموں صاحب کا اور یاد آیا حیدرآباد سے اول بار کانپور میں تشریف لائے تو چونکہ جلے بُھنے بہت تھے اُنکی باتوں سے لوگ بہت متاثر ہوئے عبدالرحمٰن خانصاحب مالک مطبع نظامی بھی اُنسے ملنے آئے اور اُنکے حقائق و معارف سُنکر بہت معتقد ہوئے عرض کیا کہ حضرت وعظ فرمایئے تاکہ سب مسلمان منتفع ہوں۔ ماموں صاحب نے اسکا جواب عجیب ازادانہ رندانہ دیا۔ کہا کہ خانصاب میں اور وعظ

؎ صلاح کار کجا و من خراب کجا۔

پھر جب زیادہ اصرار کیا تو کہا کہ ہاں ایک طرح کہہ سکتا ہوں اُسکا انتظام کر دیجئے۔ عبدالرحمٰن خاں صاحب بیچارے متین بزرگ تھے سمجھے کہ ایسا طریقہ کیا ہوگا کہ جسکا انتظام نہ ہو سکے۔ یہ سُن کر بہت اشتیاق کے ساتھ پوچھا کہ حضرت وہ طریقۂ خاص کیا ہے ماموں صاحب بولے کہ میں بالکل ننگا ہو کر بازار میں ہو کر نکلوں اسطرح کہ ایک شخص تو آگے سے میرے عضو تناسل

کو پکڑ کر کھینچے اور دوسرا پیچھے سے انگلی کرے ساتھ میں لڑکوں کی فوج ہو اور یہ شور مچاتے جائیں بھڑوا ہے رے بھڑوا، بھڑوا ہے رے بھڑوا اور اُسوقت میں حقائق و معارف بیان کروں کیونکہ ایسی حالت میں کوئی گمراہ تو نہ ہو گا سب سمجھیں گے کہ کوئی مسخرا ہے....''

(ملفوظات حکیم الامت جلد ۹ ص ۱۸۳، ملفوظ: ۲۰۵ قبل ملفوظ: ۱۹۹، دوسرا نسخہ جلد ۹ ص ۲۱۲ ملفوظ: ۲۰۲)

اچانک بچوں کا شور ہوا: بھڑوا ہے رے بھڑوا، بھڑوا ہے رے بھڑوا، اور پھر تھانوی صاحب کے ماموں بچوں کی فوج کے ساتھ وعظ کرنے کے لئے روانہ ہو گئے۔

سیاح: بے غیرتی کی انتہا ہے۔

گائیڈ (خفا ہو کر): ایسی باتیں نہ کریں یہ مدرسۂ دیوبند ہے، ورنہ پٹائی ہو جائے گی۔

سیاح: آپ دیکھتے نہیں کہ تھانوی صاحب کا ماموں کیسی حرکتوں میں مصروف ہے؟

گائیڈ: تھانوی صاحب خود بھی کچھ کم نہیں ہیں، آپ فرماتے ہیں:

''ایک صاحب تھے سیکری کے ہماری سوتیلی والدہ کے بھائی بہت ہی نیک اور سادہ آدمی تھے والد صاحب نے ان کو ٹھیکہ کے کام پر رکھ چھوڑا تھا ایک مرتبہ کمریٹ سے گرمی میں بھوکے پیاسے پریشان گھر آئے اور کھانا نکال کر کھانے میں مشغول ہوئے گھر کے سامنے بازار ہے میں نے سڑک پر سے ایک کتے کا پلہ چھوٹا سا پکڑ کر گھر آ کر ان کی دال کی رکابی میں رکھ دیا بیچارے روٹی چھوڑ کر کھڑے ہو گئے اور کچھ نہیں کہا''

(الافاضات الیومیہ جلد ۴ ص ۳۱۴ ملفوظ: ۳۴۵، ملفوظات حکیم الامت ج ۴ ص ۲۶۱ واللفظ لہ)

سیاح: معلوم ہوتا ہے کہ تھانوی صاحب کی ساری زندگی ایسی حرکتوں میں ہی گزری ہے۔

گائیڈ: اس طرح کے اتنے واقعات اور حوالے ہیں کہ موٹی موٹی کئی جلدوں والی کتاب تیار ہو سکتی ہے۔ مثلاً تھانوی صاحب نے فرمایا:

''میں ایکروز پیشاب کر رہا تھا بھائی صاحب نے آ کر میرے سر پر پیشاب کرنا شروع کر دیا ایک روز ایسا ہوا کہ بھائی پیشاب کر رہے میں نے اُن کے سر پر پیشاب کرنا شروع کر دیا اتفاق سے اسوقت والد صاحب تشریف لے آئے فرمایا یہ کیا حرکت ہے میں نے عرض کیا ایک روز

انھوں نے میرے سر پر پیشاب کیا تھا بھائی نے اس کا بالکل انکار کر دیا مختصر سی پٹائی ہوئی اس لئے کہ میرا دعویٰ ہی دعویٰ رہ گیا تھا ثبوت کچھ نہ تھا اور میرے فعل کا مشاہدہ تھا''

(الافاضات الیومیہ ج۴ص۳۱۴،۳۱۵،ملفوظات حکیم الامت ج۴ص۲۶۲)

a a a

اندرا گاندھی ہوٹل

سیاح: کافی دیر سے دیوبندیت کے یہ نظارے دیکھ رہے ہیں، بھوک اور پیاس لگی ہوئی ہے، کیا یہاں کوئی ہوٹل بھی ہے؟

گائیڈ: جی ہاں! آئیں وہاں چلتے ہیں۔

سیاح (ہوٹل کے سامنے کھڑے ہوکر): ارے یہ تو اندرا گاندھی ہوٹل ہے؟ وہ دیکھیں اندرا گاندھی کی کتنی بڑی تصویر لگی ہوئی ہے۔!

گائیڈ: ہندوؤں کے ساتھ ہمارا خصوصی تعلق ہے، ہمارے اکابر نے دیوبند کی صد سالہ تقریب میں اندرا گاندھی کو بطورِ مہمانِ خصوصی دعوت دی تھی۔ اس تقریب میں محترمہ اندرا گاندھی صاحبہ نے تشریف لاکر عظیم الشان خطاب فرمایا تھا۔

دیکھئے جانباز مرزا دیوبندی کی کتاب ''صد سالہ جشن دیوبند'' (ص ا)

مولانا محمد سالم دیوبندی نے اندرا گاندھی کو تقریر کی دعوت دی تھی۔ (صد سالہ جشن دیوبند ص ب)

نائب وزیر اعظم جگ جیون رام نے سٹیج پر کھڑے ہوکر تقریر کی۔ (صد سالہ جشن دیوبند ص س)

سیاح: ہندو تو مسلمانوں کے جانی دشمن ہیں لہٰذا یہ خصوصی تعلق کیسے قائم ہوگیا ہے؟

گائیڈ: کسی شخص نے مولانا رشید احمد گنگوہی صاحب سے پوچھا تھا:

''شیعہ یا ہندو یا نصاریٰ یا یہود مسجد بنا دے یا اس کی مرمت کرے یا چندہ مسجد وغیرہ میں شریک ہو تو جائز ہے یا نہیں''؟

انھوں نے جواب دیا:

''اس میں کچھ مضائقہ نہیں ہے مسجد ان لوگوں کی بنائی ہوئی بحکم مسجد ہے اگر یہ لوگ مسجد میں روپیہ لگانا ثواب جانتے (ہیں) تو ان کا وقف درست ہے...''

(فتاویٰ رشیدیہ ص۵۲۳،تالیفاتِ رشیدیہ ص۴۳۸)

مولوی عزیز الرحمٰن صاحب فرماتے ہیں:

''تعویذات ونقوش اہل ہنود کو دینا درست ہے۔اور بیماروں پر آیت قرآنی پڑھ کر دم کرنا جائز ہے۔'' (عزیز الفتاویٰ عرف فتاویٰ دارالعلوم دیوبند ج اص۱۵۳)

اکابر علمائے دیوبند میں سے بہت سے ہندوؤں کی کانگرس میں دل وجان سے شامل تھے مثلاً محمود حسن دیوبندی صاحب مالٹا سے واپسی کے فوراً بعد کانگرس کے ممبر بن گئے تھے۔ دیکھئے فرید الوحیدی دیوبندی کی کتاب ''مولانا حسین احمد مدنی'' (ص۳۷۹)

عاشق الٰہی میرٹھی صاحب اپنے امام ربانی رشید احمد گنگوہی کے بارے میں لکھتے ہیں:

''اس گاؤں کے باشندوں کو بھی حضرت کے ساتھ اسدرجہ اُنس تھا کہ عام وخاص مرد وزن مسلمان بلکہ ہندو تک گویا آپ کے عاشق تھے'' (تذکرۃ الرشید جلد۲ص۳۸)

ہندو مدرسۂ دیوبند کی جو امداد کرتے ہیں اور کرتے رہے ہیں وہ بے حد وبے حساب ہے۔ مثلاً دیکھئے یہی کتاب (ص۷)

سیاح: دیوبندیوں کی ہندونوازی کے لئے اندرا گاندھی کی تصویر کافی ہے جس پر اتنے اتنے مضبوط حوالے بھی آپ نے بیان کر دیئے ہیں، اچھا اندر چل کر بیٹھتے ہیں۔

گائیڈ: بسروچشم! ٹھیک ہے اندر چلئے۔

سیاح (ایک کرسی پر بیٹھتے ہوئے): بیرا کہاں ہے؟

بیرا (آکر): فرمایئے آپ کو کیا چاہیئے؟

سیاح: مشروبات میں سے کیا موجود ہے؟

بیرا: گندم، جو،شہد اور مکئی کی نشہ آور شرابیں موجود ہیں۔

گائیڈ: ہماری معتبر ترین کتاب ہدایہ شریف میں لکھا ہوا ہے:

''إن ما يتخذ من الحنطة والشعير والعسل والذّرة حلال ....ولا يحد شاربه عنده و إن سكر منه'' بے شک گندم، جو،شہد اور مکئی کی بنی ہوئی (شرابیں) حلال ہیں....یہ

شرابیں پینے والے پر اُن کے نزدیک کوئی حد نہیں ہے اگرچہ اس سے نشہ بھی ہوجائے۔

(ہدایہ اخیرین ص۴۹۶ کتاب الاشربہ)

سیاح: شراب تو حرام ہے، کیا کوئی دوسرا مشروب بھی موجود ہے؟

بیرا: ابویوسفی نامی شراب حاضر ہے جسے قاضی ابویوسف صاحب کثرت سے استعمال کرتے تھے۔ دیکھئے فتاویٰ عالمگیری (عربی نسخہ ج۵ ص۴۰۹، کتاب الاشربہ باب اول)

سیاح: میرے سامنے شراب کا نام نہ لیں، کیا ٹھنڈا دودھ ہے؟

بیرا: ہمارے پاس نانوتہ سے لائی ہوئی گدھی کا انتہائی میٹھا اور لذیذ دودھ دستیاب ہے جسے فریزر میں ٹھنڈا کیا گیا ہے۔

سیاح: گدھی کا دودھ؟

گائیڈ: جی ہاں! ہماری کتاب ہدایہ شریف میں لکھا ہوا ہے:

''وکذالبنه طاهر'' اور اسی طرح اس (گدھی) کا دودھ پاک ہے۔

(ہدایہ اولین ص۴۷ باب الماء الذی یجوز بہ الوضوء ومالا یجوز بہ)

سیاح: گدھی کا دودھ آپ لوگوں کو مبارک ہو، یہاں کھانا کھانے کے لئے بھی کوئی ڈِش تیار ہے یا نہیں؟

بیرا: فی الحال گدھے اور گھوڑے کے گوشت کے کباب تیار ہیں۔ گدھی کو اسماعیل طورو صاحب نے اپنے مبارک ہاتھوں سے بسم اللہ پڑھ کر ذبح کیا ہے۔

گائیڈ: ہماری فقہ کا مفتی بہ مسئلہ ہے کہ اگر کوئی شخص اپنا گدھا ذبح کر کے اس کا گوشت بیچے تو جائز ہے۔ دیکھئے فتاویٰ عالمگیری (ج۳ ص۱۱۵)

بلکہ مزید ارشاد ہے: ''ویجوز بیع لحوم السباع والحمر المذبوحة فی الروایة الصحیحة''

صحیح روایت میں درندوں اور ذبح شدہ گدھوں کا گوشت بیچنا جائز ہے۔ (فتاویٰ عالمگیری ج۳ ص۱۱۵)

مفتیٔ اعظم کفایت اللہ دہلوی صاحب سے کسی نے پوچھا:

''کن جانوروں کا جھوٹا پانی پاک ہے؟''

انھوں نے جواب دیا:

”آدمی اور حلال جانوروں کا جھوٹا پانی پاک ہے۔ جیسے گائے۔ بکری، کبوتر، فاختہ، گھوڑا!“

(تعلیم الاسلام حصہ دوم ص ۳۹ پانی کا بیان)

مفتی صاحب کے اس فتوے سے معلوم ہوا کہ دیوبندیوں کے نزدیک گھوڑا حلال ہے۔

اشرفعلی تھانوی صاحب فرماتے ہیں: ”گھوڑے کا کھانا جائز ہے لیکن بہتر نہیں۔“

(بہشتی زیور حصہ سوم ص ۵۶ مسئلہ نمبر ۲ حلال وحرام چیزوں کا بیان)

سیاح: آپ کیسی باتیں کر رہے ہیں؟ مجھے تو یہ سب طلسم ہوشربا معلوم ہوتا ہے۔

بیرا: تھوڑی دیر انتظار کریں تو پھر کُتے کے تکے بھی حاضر کر دیئے جائیں گے۔ حضرت تھانوی صاحب ایک کتے کو ذبح کر کے اب اس کا گوشت کاٹ کر تیار کر رہے ہیں۔ ہم نے اپنے دیوبندی بھائیوں کے لئے ایک اور بھی زبردست تحفہ تیار کر رکھا ہے۔

سیاح: وہ کیا ہے؟

بیرا: یہ کالا سا پھرتیلا پرندہ دیکھ رہے ہیں، اسے کوا کہتے ہیں، یہ دیوبندی فقہ میں حلال ہے لہٰذا یہ کوے روسٹ بروسٹ کر کے تیار رکھے ہیں، یہ وہ نامی گرامی کوے ہیں جنھیں انوار خورشید صاحب، یوسف لدھیانوی صاحب اور انوراوکاڑوی صاحب خود شکار کر کے لائے ہیں لیکن یاد رہے کہ ان کا ریٹ بہت زیادہ ہے۔

گائیڈ: ہاں! مجھے یاد آیا کہ مولانا محمد تقی عثمانی صاحب نے تو واضح فرما رکھا ہے کہ

”ہر خلط کرنے والا کوا حلال ہے خواہ وہ موذی ہو یا نہو اور یہی فیصلہ ہمارے اکابر مثلاً حضرت مولانا گنگوہی وغیرہ سے منقول ہے۔“ (احسن الفتاویٰ جلد ۷ ص ۴۵۵)

گنگوہی صاحب سے زاغ معروفہ کے کھانے کے بارے میں پوچھا گیا تو انھوں نے جواب دیا: ”ثواب ہوگا۔“ (تالیفاتِ رشیدیہ ص ۴۸۹، فتاویٰ رشیدیہ ص ۵۸۳)

آپ کی معلومات میں اضافے کے لئے عرض کروں کہ اسی قسم کے فتووں کی وجہ سے ہمارے مولویوں نے سلانوالی سرگودھا (پاکستان) میں کوے شکار کر کے ان کی دیگیں پکائیں

اورمزے لے لے کر کھائی تھیں۔

سیاح: یہ سامنے کون سا پرندہ لٹکا ہوا ہے۔

بیرا: یہ اُلّو ہے جو ہم نے اپنے دیوبندی مہمانوں کے لئے خاص طور پر شکار کیا ہے۔اس کا سُوپ (شوربا) انتہائی لذیذ ہوتا ہے۔

گائیڈ: بالکل صحیح کہا آپ نے! ہماری معتبر کتاب فتاویٰ عالمگیری میں لکھا ہوا ہے:

''والبوم یؤ کل '' اور اُلو کھایا جاتا ہے۔(ج ۵ ص ۲۹۰، الباب الثانی فی بیان مایؤکل من الحیوان ومالا یؤکل)

سیاح: کوئی اُلو کا پٹھا ہی اُلو کھا سکتا ہے،کوئی حلال چیز پکی ہوئی موجود ہے یا...؟

بیرا: یہ سب چیزیں جن کا میں نے ذکر کیا ہے دیوبندی مذہب میں ان کا ذبح کرنا حلال ہے،اسی لئے ہم نے ان کا خصوصی اہتمام کیا ہے۔ان کے پکانے میں ہم نے بہت اعلیٰ قسم کا نمک استعمال کیا ہے۔بہت عرصہ پہلے ایک خنزیر نمک کی کان میں گر کر نمک ہو گیا تھا،ہم نے اسے احتیاط کے ساتھ نمک کی کان سے نکال کر رکھا ہوا ہے تا کہ کھانے کا مزہ دوبالا ہو جائے۔

گائیڈ: بھئی اس میں حیران ہونے والی کیا بات ہے؟ ہماری مستند کتاب فتاویٰ عالمگیری میں لکھا ہوا ہے: ''**الحمار أو الخنزير إذ وقع في المملحة فصار ملحًا أو بئرًا لبالوعة إذا صار طينًا يطهر عندهما خلافًا لأبي يوسف...**''

گدھا یا خنزیر اگر نمک کی کان میں گر کر نمک ہو جائے یا گندا نالہ جب مٹی ہو جائے تو ابو یوسف کے برخلاف ان دونوں کے نزدیک پاک ہے.... (ج ا ص ۴۵، الباب السابع فی النجاسۃ وأحکامھا)

سیاح: کیا یہاں گائے کا گوشت بھی ملتا ہے؟

بیرا (کانوں کو ہاتھ لگاتے ہوئے): نہیں جناب! ہندوستان میں گائے کا گوشت کھانا غیر اسلامی ہے۔

سیاح: آپ کیا کہہ رہے ہیں؟

گائیڈ: ہمارے دارالعلوم دیوبند نے فتویٰ جاری کیا ہے کہ حکومتی پابندی کی صورت میں گائے ذبح کرنا یا اس کا گوشت کھانا غیر اسلامی ہے لہٰذا مسلمان گائے ذبح کرنے یا اس کا

گوشت کھانے یا گائے کی کھالوں کی تجارت کرنے سے باز رہیں۔ مفتی حبیب الرحمٰن صاحب فتویٰ جاری کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ”اگر گائے ذبح کرنا، اس کا گوشت کھانا یا اس کی تجارت کرنا قانون میں منع ہے تو شریعت اس کی اجازت نہیں دیتی“

دیکھئے نوائے وقت ۲۸/ اپریل ۲۰۰۸ء اور جرأت کراچی ۲۸/ اپریل ۲۰۰۸ء

سیاح: عجیب دیوبندی فقہ ہے جس میں گائے کا گوشت حرام ہے لیکن کتا اور گدھا ذبح کر کے ان کا گوشت بیچنا جائز ہے۔ سبحان اللہ! ہندو مذہب کا احترام اور اسلام سے مذاق! توبہ توبہ......

گائیڈ: دیوبندی فقہ کی باریکیاں آپ لوگ نہیں سمجھ سکتے۔

سیاح: سنا ہے کہ اس فتوے کی تردید بھی بعض اخباروں میں شائع ہوئی تھی۔

گائیڈ: وہ سب جھوٹ ہے۔ اصل فتویٰ یہی ہے لیکن تقیے کے طور پر بعض دیوبندیوں نے خود ہی تردید گھڑ کے اخباروں میں شائع کر دی ہے جس سے مفتی حبیب الرحمٰن صاحب اور اکابر علمائے دیوبند بری ہیں۔

سیاح: اُف! یہ شخص کس قدر گندا اور نجس ہے کہ خود اپنی انگلی کو چاٹ رہا ہے حالانکہ اس کی انگلی کے ساتھ ٹٹی لگی ہوئی ہے۔

گائیڈ: گستاخی نہ کریں، یہ مفتی زرولی صاحب ہیں جو فقۂ دیوبندی کے ایک معرکۃ الآراء مسئلے پر عمل کر رہے ہیں۔ مسئلہ یہ ہے کہ ”إذا أصابت النجاسة بعض أعضائه و لحسها بلسانه حتی ذهب أثرها يطهر“ اگر بعض اعضاء کو نجاست لگ جائے اور اپنی زبان سے (اُس وقت تک) چاٹے حتیٰ کہ اس کا اثر ختم ہو جائے تو (وہ جگہ) پاک ہو جاتی ہے۔

(فتاویٰ عالمگیری ج ۱ ص ۴۵، واللفظ لہ، فتاویٰ قاضیخان ج ۱ ص ۱۱)

سیاح: میں نے اپنی ساری زندگی میں اتنے گندے اور پلید مسئلے کبھی نہیں سُنے تھے جو یہاں دیوبند کی سیر کے دوران میں معلوم ہوئے ہیں۔ میرے لئے اندرا گاندھی ہوٹل میں ایک منٹ ٹھہرنا ممکن نہیں ہے، آیئے باہر چلیں۔

گنگوہی و نانوتوی خانقاہ

سیاح (باہر نکل کر): یہ سامنے کون سا کمرہ ہے؟

گائیڈ: یہ گنگوہی و نانوتوی خانقاہ ہے۔

سیاح: آیئے اندر جا کر دیکھتے ہیں کہ اس میں کیا ہے؟

گائیڈ (دروازہ کھولتے ہوئے): آئیں تشریف لائیں۔

سیاح: ارے وہ دو مرد ایک چارپائی پر لیٹے ہوئے ہیں، ایک کالا کلوٹا مولوی صاحب معلوم ہوتا ہے جو عاشقوں جیسی حرکتیں کر رہا ہے اور دوسرا غالباً اس کا شاگرد ہے۔ یہ دونوں کیسی حرکتیں کر رہے ہیں؟ انھیں شرم نہیں آتی!

گائیڈ: مولوی صاحب تو پالن حقانی ہیں اور لڑکا جو نظر آرہا ہے وہ محمود عالم اوکاڑوی ہے۔

سیاح: یہ دونوں کیوں کھلے عام منہ کالا کر رہے ہیں؟

گائیڈ: پالن صاحب کہتے ہیں کہ اس میں شرم کی کیا بات ہے؟ یہ کام تو ہمارے اکابر سے بھی ثابت ہے۔ حکیم الامت اشرفعلی تھانوی صاحب فرماتے ہیں:

> ''ایک دفعہ گنگوہ کی خانقاہ میں مجمع تھا۔ حضرت گنگوہی اور حضرت نانوتوی کے مرید و شاگرد سب جمع تھے۔ اور یہ دونوں حضرات بھی وہیں مجمع میں تشریف فرما تھے۔ کہ حضرت گنگوہی نے حضرت نانوتوی سے محبت آمیز لہجہ میں فرمایا کہ یہاں ذرا لیٹ جاؤ۔ حضرت نانوتوی کچھ شرما سے گئے۔ مگر حضرت نے پھر فرمایا تو بہت ادب کے ساتھ چت لیٹ گئے۔ حضرت بھی اسی چارپائی پر لیٹ گئے اور مولانا کی طرف کو کروٹ لے کر اپنا ہاتھ ان کے سینے پر رکھ دیا جیسے کوئی عاشق صادق اپنے قلب کو تسکین دیا کرتا ہے۔ مولانا ہر چند فرماتے ہیں کہ میاں کیا کر رہے ہو یہ لوگ کیا کہیں گے۔ حضرت نے فرمایا کہ لوگ کہیں گے کہنے دو۔''

(حکایاتِ اولیاء عرف ارواح ثلاثہ ص ۳۰۷ حکایت نمبر ۳۰۵)

پالن صاحب کہتے ہیں کہ مجھے بھی لوگوں کی پرواہ نہیں ہے، میں تو اپنا کام جاری رکھوں گا۔

سیاح: کیسا اندھیر ہے کہ زنا اور قومِ لوط کے پیروکاروں کو کھلی چھٹی دے رکھی ہے بلکہ فقہی تحفظ بھی فراہم کردیا گیا ہے۔؟!

گائیڈ: آپ کی اطلاع کے لئے عرض کروں کہ ہمارے اکابر مولانا قاسم نانوتوی اور مولانا رشید احمد گنگوہی کا آپس میں نکاح ہوا تھا۔

گنگوہی صاحب بذاتِ خود ارشاد فرماتے ہیں:

''میں نے ایکبار خواب دیکھا تھا کہ مولوی محمد قاسم صاحب عروس کی صورت میں ہیں اور میرا اُن سے نکاح ہوا ہے سو جسطرح زن وشوہر میں ایک کو دوسرے سے فائدہ پہونچتا ہے اِسی طرح مجھے اُن سے اور اُنہیں مجھسے فائدہ پہونچا ہے اُنہوں نے حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی تعریف کر کے ہمیں مرید کرایا اور ہم نے حضرت سے سفارش کر کے اُنہیں مرید کرادیا''

(تذکرۃ الرشید ج ۲ ص ۲۸۹)

سیاح: مرد کا مرد سے نکاح؟ یہ تو میں نے کبھی سُنا بھی نہیں تھا۔

اچھا! یہ نکاح کس نے پڑھایا تھا؟

گائیڈ: مجھے معلوم نہیں، ہوسکتا ہے کہ نواب قطب الدین دہلوی یا مشہور کذاب ومکار قاری عبدالرحمٰن پانی پتی نے یہ نکاح پڑھایا ہو۔ واللہ اعلم

سیاح: ایسے نکاح اور نکاح پڑھانے والے پر لعنت ہے۔ ایسے لگتا ہے کہ میں دیوبند نہیں بلکہ یورپ میں آگیا ہوں۔ آیئے یہاں سے باہر نکلیں، میرا سر تو درد کے مارے پھٹا جارہا ہے۔

گائیڈ: میں آپ کو مولانا حسین احمد ٹانڈوی گاندھوی کے پاس لے جاتا ہوں جو بہت اعلیٰ قسم کا تعویذ لکھتے ہیں۔ اس تعویذ میں بہشتی زیور والے تعویذ کے ساتھ، پیشاب کے ساتھ سورۂ فاتحہ کو لکھا جاتا ہے اور بعد میں تبلیغی جماعت والے مولوی الیاس صاحب کی نانی کا تبرک ڈال دیا جاتا ہے۔

سیاح: پیشاب کے ساتھ سورۂ فاتحہ؟ آپ یہ کیا کہہ رہے ہیں؟

گائیڈ: جی ہاں، ہمارے دیوبندی مذہب میں پیشاب کے ساتھ سورۂ فاتحہ لکھنا جائز ہے۔

فتاویٰ شامی میں لکھا ہوا ہے:

''لو رعف فكتب الفاتحة بالدم علٰى جبهته وأنفه جاز للاستشفاء وبالبول أيضًا إن علم فيه شفاء لابأس به لكن لم ينقل وهذا لأن الحرمة ساقطة عند الاستشفاء كحل الخمر و الميتة للعطشان و الجائع گرنکسیر پھوٹے پھر پیشانی اور ناک پر خون کے ساتھ سورۂ فاتحہ لکھے تو شفا حاصل کرنے کے لئے جائز ہے اور پیشاب کے ساتھ بھی جائز ہے اگر یہ پتا ہو کہ اس میں شفا ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے لیکن یہ بات کسی سے منقول نہیں ہے اور بات یہ ہے کہ علاج کے وقت حرام ہونا ساقط ہو جاتا ہے جیسے کہ پیاسے اور بھوکے کے لئے شراب اور مردار حلال ہو جاتا ہے۔ (ردالمحتار ج ا ص ۱۵۴)

سیاح: بہشتی زیور والا تعویذ کون سا ہے؟

گائیڈ: ''للت پی رکت کچھوی تاپ تلی باؤ گولہ بروٹ''

دیکھئے بہشتی زیور (حصہ نہم ص ۱۰۰)

یہ تعویذ تھانوی صاحب کے خاص معمولات میں سے ہے۔

سیاح: اس کا مطلب کیا ہے؟

گائیڈ: مطلب تو مجھے بھی معلوم نہیں۔ یاد رہے کہ اکابر کی باتوں پر اعتراض نہیں کرنا چاہئے۔

سیاح: الیاس صاحب کی نانی کے تبرک والا قصہ کیا ہے؟

گائیڈ: مولانا عاشق الٰہی میرٹھی دیوبندی فرماتے ہیں:

'' بی امّی کی عمر طویل ہوئی اور انھوں نے نواسوں کی اولاد کو بھی دیکھا۔ اخیر عمر میں بصارت اور چلنے پھرنے سے معذور ہو گئی تھیں اور مرض الموت میں تین سال کامل صاحبِ فراش رہیں مگر نہ قلبی و لسانی ذکر اللہ میں فرق آیا اور نہ صبر و رضا بر قضا میں کمی لاحق ہوئی۔ جس مریض کو تین سال مرض اسہال میں اس طرح گذریں کہ کروٹ بدلنا بھی دشوار ہو اُس کے متعلق یہ خیال بے موقع

نہ تھا کہ بستر کی بدبو دھوبی کے یہاں بھی نہ جائے گی۔ مگر دیکھنے والوں نے دیکھا کہ غسل کے لئے چارپائی سے اُتارنے پر پوتڑے نکالے گئے جو نیچے رکھ دیئے جاتے تھے تو ان میں بدبو کی جگہ خوشبو اور ایسی نرالی مہک پھوٹتی تھی کہ ایک دوسرے کو سُنگھاتا اور ہر مرد و عورت تعجب کرتا تھا چنانچہ بغیر دُھلوائے اُن کو تبرک بنا کر رکھ لیا گیا۔ (تذکرۃ الخلیل ص ۹۶،۹۷)

سیاح: اس پاخانے یعنی دیوبندی تبرک سے کچھ خوردہ ہر پکے دیوبندی کو ضرور چکھانا چاہیے تاکہ وہ کماحقہ لطف اندوز ہو سکے۔ تھو، تھو! ایسی اکابر پرستی سے اللہ کی پناہ۔!

a a a

دیوبند اور انگریز

سیاح (ایک بڑے کمرے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے): اس کمرے پر برطانیہ کا جھنڈا کیوں لگا ہوا ہے؟

گائیڈ: ہندوؤں کے ساتھ ساتھ ہمارے انگریزوں کے ساتھ بھی بہت گہرے تعلقات ہیں۔ ہمارے اکابر مثلاً مولانا قاسم نانوتوی صاحب وغیرہ نے شاملی کے مقام پر انگریزوں کی حمایت میں زبردست جنگ لڑی تھی۔ انگریز سرکار کی حمایت میں لڑی جانے والی اس جنگ کے حالات بیان کرتے ہوئے مولانا عاشق الٰہی میرٹھی صاحب لکھتے ہیں:

''ایک مرتبہ ایسا بھی اتفاق ہوا کہ حضرت امام ربانی اپنے رفیق جانی مولانا قاسم العلوم اور طبیب روحانی اعلیٰحضرت حاجی صاحب و نیز حافظ ضامن صاحب کے ہمراہ تھے کہ بندوقچیوں سے مقابلہ ہو گیا۔ یہ نبرد آزما دلیر جتھا اپنی سرکار کے مخالف باغیوں کے سامنے سے بھاگنے یا ہٹجانے والا نہ تھا اس لئے اٹل پہاڑ کی طرح پرا جما کر ڈٹ گیا اور سرکار پر جان نثاری کے لئے طیار ہو گیا۔ اللہ رے شجاعت و جوانمردی کہ جس ہولناک منظر سے شیر کا پتّہ پانی اور بہادر سے بہادر کا زِہرہ آب ہو جائے وہاں چند فقیر ہاتھوں میں تلواریں لئے جم غفیر بندوقچیوں کے سامنے ایسے جمے رہے گویا زمین نے پاؤں پکڑ لئے ہیں چنانچہ آپ پر فیریں ہوئیں اور حضرت حافظ ضامن صاحب رحمۃ اللہ علیہ زیرِ ناف گولی کھا کر شہید بھی ہوئے۔'' (تذکرۃ الرشید ج ا ص ۷۴، ۷۵)

سیاح: اچھا، حافظ ضامن صاحب مسلمان باغیوں سے لڑتے ہوئے اور انگریزوں کی حمایت میں مارے گئے تھے اور تم اسے شہید کہہ رہے ہو؟!

گائیڈ: جی ہاں! انگریزوں کے یہ باغی مسلمان بہت بُرے تھے اور ایسٹ انڈیا کمپنی والے انگریز تو بے حد رحم دل اور اچھے تھے۔ مولانا عاشق الٰہی صاحب مزید لکھتے ہیں:

''جن کے سروں پر موت کھیل رہی تھی اُنہوں نے کمپنی کے امن وعافیت کا زمانہ قدر کی نظر سے نہ دیکھا اور اپنی رحم دل گورنمنٹ کے سامنے بغاوت کا علم قائم کیا۔ فوجیں باغی ہوئیں حاکم کی نافرمان بنیں قتل وقتال کا بند دروازہ کھولا اور جوانمردی کے غرّہ میں اپنے پیروں پر خود کُہاڑیاں ماریں۔'' (تذکرۃ الرشید ج ا ص ۷۳)

سیاح: سنا ہے کہ ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی کے بعد بعض لوگوں نے نانوتوی اور گنگوہی وغیرہ پر بغاوت کی تہمت لگائی تھی؟

گائیڈ: جی ہاں! مولانا عاشق الٰہی لکھتے ہیں:

''جب بغاوت وفساد کا قصہ فرو ہوا اور رحمدل گورنمنٹ کی حکومت نے دوبارہ غلبہ پا کر باغیونکی سرکوبی شروع کی تو جن بُزدل مفسدوں کو سوائے اس کے اپنی رہائی کا کوئی چارہ نہ تھا کہ جھوٹی سچی تہمتوں اور مخبری کے پیشہ سے سرکاری خیر خواہ اپنے کو ظاہر کریں اُنہوں نے اپنا رنگ جمایا اور ان گوشہ نشین حضرات پر بھی بغاوت کا الزام لگایا اور یہ مخبری کی کہ تھانہ کے فساد میں اصل الاصول یہی لوگ تھے اور شاملی کی تحصیل پر حملہ کرنے والا یہی گروہ تھا بستی کی دکانوں کے چھپر انہوں نے تحصیل کے دروازے پر جمع کیئے اور اُس میں آگ لگادی یہانتک کہ جسوقت آدھے کواڑ جل گئے ابھی آگ بجھنے بھی نہ پائی تھی کہ اِن نڈر ملانوں نے جلتی آگ میں قدم بڑھائے اور بھڑکتے ہوئے شعلوں میں گھسکر خزانہ سرکار کو لُوٹا تھا حالانکہ یہ کمبل پوش فاقہ کش نفس کُش حضرات فسادوں سے کوسوں دُور تھے...'' (تذکرۃ الرشید ج ا ص ۷۶)

میرٹھی صاحب مزید فرماتے ہیں:

''ہر چند کہ یہ حضرات حقیقۃً بے گناہ تھے مگر دشمنوں کی یاوہ گوئی نے انکو باغی ومفسد اور مجرم و سرکاری خطاوار ٹھیرا رکھا تھا اِس لئے گرفتاری کی تلاش تھی مگر حق تعالیٰ کی حفاظت بر سر تھی اسلئے کوئی آنچ نہ آئی اور جیسا کہ آپ حضرات اپنی مہربان سرکار کے دلی خیر خواہ تھے تازیست خیر خواہ ہی ثابت رہے۔'' (تذکرۃ الرشید ج ا ص ۷۹)

سیاح: اتنے مستند حوالوں سے کئی باتیں معلوم ہوتی ہیں:

1 دیوبندی علماء انگریزوں کے زبردست حامی اور ایجنٹ تھے۔

2 دیوبندیوں نے شاملی میں ان مسلمانوں کے خلاف جنگ لڑی تھی جو ہندوستان پر انگریزوں کے قبضے کے خلاف جہاد کر رہے تھے۔

3 مسلمانوں کا قتلِ عام کرنے والی انگریزی حکومت دیوبندیوں کے نزدیک رحم دل حکومت اور مہربان سرکار تھی۔

4 جنگ آزادی کے بعد انگریزی عدالتوں میں نانوتوی اور گنگوہی صاحب بالکل بے گناہ ثابت ہوئے۔ خلاصہ یہ کہ دیوبندی علماء انگریزوں کے ایجنٹ تھے، اب میں سمجھا کہ اسی وجہ سے اس کمرے پر برطانیہ کا جھنڈا لہرا رہا ہے۔

گائیڈ: جی ہاں! دیوبندیوں کے اکابر میں سے مولانا مملوک علی صاحب صدر مدرس تھے۔

ہمارے ایک قابلِ اعتماد عالم نے لکھا ہے: ''مولانا مملوک علی صاحب کی صدارت سے متعلق تین پہلو قابل غور ہیں۔ اول یہ کہ مولانا موصوف دہلی کالج میں انگریزی حکومت کے بمشاہرہ سو روپئے ماہانہ پر ملازم تھے۔'' (انفاس امدادیہ ص ۱۰۸، حاشیہ:۱۱)

سیاح: سنا ہے کہ اشرفعلی تھانوی صاحب کو بھی انگریزوں کی طرف سے تنخواہ ملتی تھی؟

گائیڈ: یہ بالکل سچ ہے، خود تھانوی صاحب فرماتے ہیں:

''تحریکات کے زمانہ میں میرے متعلق یہ مشہور کیا گیا تھا کہ چھ سو روپیہ ماہانہ گورنمنٹ سے پاتا ہے۔'' (ملفوظات حکیم الامت ج۶ ص ۵۶ ملفوظ نمبر ۱۰۸)

ہمارے ایک ثقہ مولانا فرماتے ہیں:

''دیکھئے حضرت مولانا اشرفعلی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ ہمارے آپ کے مسلّم بزرگ و پیشوا تھے، ان کے متعلق بعض لوگوں کو یہ کہتے ہوئے سنا گیا کہ اون کو چھ سو روپیہ ماہوار حکومت کی جانب سے دیئے جاتے تھے....'' (مکالمۃ الصدرین ص ۹)

سیاح: آپ کیسے کیسے انکشافات کر رہے ہیں! یہ لوگ تو اپنے آپ کو کچھ اور ہی ظاہر کرتے تھے۔

گائیڈ: آج کا دیوبندی اپنے آپ کو جو ثابت کرنا چاہتا ہے وہ سب جھوٹ ہے اور غیروں سے مرعوب ہونے کی بنا پر ہے۔ آپ مزید سنئے! مولانا تھانوی کے بھائی محکمہ سی آئی ڈی میں بڑے عہدیدار کی حیثیت سے اخیر تک رہے۔ دیکھئے مکتوبات شیخ الاسلام (ج ۲ ص ۳۱۹)

مولانا تھانوی سے کسی نے پوچھا تھا: اگر تمہاری حکومت ہو جائے تو انگریزوں کے ساتھ کیا برتاؤ کروگے؟ تھانوی صاحب نے جواب دیا:

"محکوم بنا کر رکھیں (گے) کیونکہ جب خدا نے حکومت دی تو محکوم ہی بنا کر رکھیں گے مگر ساتھ ہی اسکے نہایت راحت اور آرام سے رکھا جائے گا اس لئے کہ انہوں نے ہمیں آرام پہونچایا ہے...." (ملفوظات حکیم الامت ج ۶ ص ۵۵ ملفوظ: ۱۰۷)

سیاح: سنا ہے کہ تبلیغی جماعت کو بھی انگریزوں کی طرف سے چندہ ملتا تھا؟

گائیڈ: جی ہاں! آپ نے صحیح سنا ہے۔

مولانا حفظ الرحمٰن صاحب نے فرمایا:

"مولانا الیاس صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی تبلیغی تحریک کو بھی ابتداءً حکومت کی جانب سے بذریعہ حاجی رشید احمد صاحب کچھ روپیہ ملتا تھا پھر بند ہو گیا۔" (مکالمۃ الصدرین ص ۸)

کیا آپ کو پتا ہے کہ مولانا قاسم نانوتوی کے صاحبزادے حافظ محمد احمد کو انگریزوں نے شمس العلماء کا خطاب دیا تھا؟

سیاح: سنا تو ہے لیکن حقیقت کیا ہے؟ معلوم نہیں ہے۔

گائیڈ: شمس العلماء کے اس لقب کے لئے دیکھئے تحریک شیخ الہند (ص ۱۶۰، ۱۶۲) بلکہ لکھا ہوا ہے کہ "۱۴۴۔ محمد احمد حافظ شمس العلماء

(۱) پسر محمد قاسم بانی مدرسہ دیوبند۔ یہ مدرسہ کا مہتمم یا پرنسپل ہے اور وفادار ہے۔"

(تحریک شیخ الہند ص ۴۴۹)

سیاح: سنا ہے کہ محمد احسن نانوتوی نے ۲۲ مئی ۱۸۵۷ء کو انگریزوں کی حمایت میں تقریر کی تھی؟

گائیڈ: محمد ایوب قادری دیوبندی لکھتے ہیں:

''۲۲رمئی کو نماز جمعہ کے بعد مولانا محمد احسن صاحب نے بریلی کی مسجد نومحلّہ میں مسلمانوں کے سامنے ایک تقریر کی اور اس میں بتایا کہ حکومت سے بغاوت کرنا خلاف قانون ہے''

(کتاب: مولانا محمد احسن نانوتوی ص ۵۰)

''اس تقریر نے بریلی میں ایک آگ لگا دی اور تمام مسلمان مولانا محمد احسن نانوتوی کے خلاف ہوگئے۔ اگر کوتوال شہر شیخ بدر الدین کی فہمائش پر مولانا بریلی نہ چھوڑتے تو ان کی جان کو بھی خطرہ پیدا ہوگیا تھا'' (محمد احسن نانوتوی ص ۵۱)

سیاح (برطانیہ کے جھنڈے والے اس بڑے کمرے میں داخل ہوکر): یہ ملکہ وکٹوریہ کی بڑی تصویر کے نیچے دو تصویریں کس کی لگی ہوئی ہیں؟

گائیڈ: ان میں ایک تو پی سی پگاٹ ہیں جنھوں نے مدرسۂ دیوبند میں بہت زیادہ چندہ دیا تھا۔ خود محترم پگاٹ صاحب مدظلہ فرماتے ہیں:

''مجھ کو آج مدرسۂ عربیہ دیوبند کے معائنہ کرنے سے غیر معمولی مسرت ہوئی.... میں نہایت خوشی سے اپنا نام چندہ دہندگان میں شامل کرتا ہوں۔ پی سی پگاٹ، جنٹ مجسٹریٹ سہارنپور، ۶/اپریل ۱۸۹۷ء'' (مکمل تاریخ دارالعلوم دیوبند ج ۲ ص ۳۴۹)

دوسرے محترم پامر صاحب مدظلہ ہیں، مدرسۂ دیوبند کا ذکر کرتے ہوئے محمد ایوب قادری صاحب لکھتے ہیں:

''اس مدرسہ نے یوماً فیوماً ترقی کی ۳۱رجنوری ۱۸۷۵ء بروز یکشنبہ لفٹنٹ گورنر کے ایک خفیہ معتمد انگریز مسمی پامر نے اس مدرسہ کو دیکھا تو اس نے نہایت اچھے خیالات کا اظہار کیا اس کے معائنہ کی چند سطور درج ذیل ہیں: جو کام بڑے بڑے کالجوں میں ہزاروں روپیہ کے صرف سے ہوتا ہے وہ یہاں کوڑیوں میں ہو رہا ہے جو کام پرنسپل ہزاروں روپیہ ماہانہ تنخواہ لے کر کرتا ہے وہ یہاں ایک مولوی چالیس روپیہ ماہانہ پر کر رہا ہے یہ مدرسہ خلاف سرکار نہیں بلکہ موافق سرکار ممد معاون سرکار ہے'' (مولانا محمد احسن نانوتوی ص ۲۱۷)

سیاح: آج یہ واضح ہوگیا کہ دیوبندیوں نے انگریزوں کے خلاف جہاد نہیں کیا بلکہ ان کی پوری حمایت، موافقت اور مدد فرمائی ہے۔

گائیڈ: آپ کو ایک راز کی بات بتاؤں، ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی میں مسلمانوں کی طرف سے جہاد کا جو فتویٰ جاری ہوا تھا اُس پر کسی دیوبندی عالم کے قطعاً دستخط نہیں ہیں مثلاً دیکھئے علماء ہند کا شاندار ماضی (ج۴ص ۱۷۹) جانباز مرزا دیوبندی کی کتاب: انگریز کے باغی مسلمان (ص۲۹۳)

سیاح: آپ تو بہت پکے اور سچے دیوبندی معلوم ہوتے ہیں، اسی وجہ سے آپ کا ایک حوالہ بھی غلط نہیں ہے ورنہ ماسٹر امین اوکاڑی، الیاس گھمن اور ابوبکر غازیپوری جیسے کذابین و دجالین نے دن رات جھوٹ بولتے اور کذب وافتراء کا مظاہرہ کرتے ہوئے دیوبندیوں کو جنگ آزادی کا ہیرو بنا رکھا ہے۔ اچھا! یہ تو بتائیں کہ رشید احمد گنگوہی نے ۱۸۹۸ء میں کون سا فتویٰ جاری کیا تھا؟

گائیڈ: ''شاید اس سلسلہ میں سب سے زیادہ گراں قدر فیصلہ وہ فتوی ہے جو ۱۸۹۸ء میں مرحوم مولانا رشید احمد گنگوہی نے جاری کیا تھا۔ کیونکہ اس پر دوسرے علماء کے علاوہ مولانا محمود حسن کے بھی دستخط ہیں کہ مسلمان مذہبی طور سے پابند ہیں کہ حکومت برطانیہ کے وفادار رہیں، خواہ آخرالذکر سلطان ترکی سے ہی برسرِ جنگ کیوں نہ ہو۔'' (تحریک شیخ الہند ص ۳۰۵)

یاد رہے کہ اس حوالے کے بعد محمد میاں دیوبندی نے تقیہ کرتے اور جھوٹ بولتے ہوئے اس حوالے پر جرح کی ہے جو کہ مردود ہے۔

عبید اللہ سندھی (سابق نام: بُوٹا سنگھ) اپنے ایک خط میں مدرسۂ دیوبند کے بارے میں فرماتے ہیں: ''مالکانِ مدرسہ سرکار کی خدمت میں لگے ہوئے ہیں'' (تحریک شیخ الہند ص ۳۵۸)

سیاح: انگریز سرکار کی خدمت میں لگے رہنا، انگریزوں کا چندہ ہڑپ کر لینا اور پھر اپنے آپ کو جنگِ آزادی کا ہیرو بنا کر پیش کرنا بہت بڑا مذاق اور تاریخ سازی ہے۔

گائیڈ: ہمارے اکابر نے انگریزوں کی جو حمایت کی ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ خواجہ خضر d

انگریزوں کے زبردست حامی تھے۔

سیاح: کیا کہہ رہے ہیں آپ؟

گائیڈ: مناظر احسن گیلانی دیوبندی فرماتے ہیں:

”نواب صدر یار جنگ مولانا حبیب الرحمٰن شیروانی صدر الصدور در سرکار آصفیہ قدس اللہ سرہ سے ایک دفعہ نہیں مختلف موقعوں پر یہ بات فقیر نے سُنی تھی کہ انگریزوں کے مقابلہ میں جو لوگ لڑ رہے تھے، ان میں حضرت مولانا شاہ فضل الرحمٰن گنج مراد آبادی رحمۃ اللہ بھی تھے۔ اچانک ایک دن مولانا کو دیکھا گیا کہ خود بھاگے جا رہے ہیں اور کسی چودھری کا نام لے کر جو باغیوں کی فوج کی افسری کر رہے تھے کہتے جاتے تھے کہ لڑنے کا کیا فائدہ خضر کو تو میں انگریزوں کی صف میں پا رہا ہوں۔

نواب صاحب ہی دوسرے واقعہ کا ذکر بھی فرماتے تھے کہ غدر کے بعد جب گنج مراد آباد کی ویران مسجد میں حضرت مولانا جا کر مقیم ہوئے تو اتفاقاً اسی راستہ سے جس کے کنارے مسجد ہے کسی وجہ سے انگریزی فوج گذر رہی تھی، مولانا مسجد سے دیکھ رہے تھے، اچانک مسجد کی سیڑھیوں سے اتر کر دیکھا گیا کہ انگریزی فوج کے ایک سائیس سے جو باگ ڈور کھونٹے وغیرہ گھوڑے کا لئے ہوئے تھا اس سے باتیں کر کے پھر مسجد واپس آ گئے اب یاد نہیں رہا کہ پوچھنے پر یا خود بخود فرمانے لگے کہ سائیس جس سے میں نے گفتگو کی یہ خضرؑ تھے۔ میں نے پوچھا کہ یہ کیا حال ہے تو جواب میں کہا کہ حکم یہی ہوا ہے۔“

(حاشیہ سوانح قاسمی ج ۲ ص ۱۰۳، علماء ہند کا شاندار ماضی ج ۴ ص ۲۸۰، ۲۸۱)

سیاح: خضر d تو فوت ہو چکے ہیں لہٰذا انگریزی فوج میں ان کی موجودگی تو صریح جھوٹ ہے لیکن اس واقعے سے معلوم ہوا کہ دیوبندیوں کے انگریزی فوج کے ساتھ بہت گہرے تعلقات تھے، مال و دولت بھی خوب ملتا تھا اسی وجہ سے مدرسۂ دیوبند میں یہ کمرہ انگریزوں کے نام وقف ہے، اس مدرسے میں ملکہ وکٹوریہ کی بہت بڑی تصویر اور چھت پر انگریزوں کا جھنڈا لہرا رہا ہے۔ چلو یہاں سے فوراً باہر چلیں۔

عقائد علمائے دیوبند

سیاح (ایک بڑے ہال کے باہر پتھروں پر بیٹھتے ہوئے): دیوبندی علماء کی فقہ اور اُن کے کرتوت تو میں نے دیکھ لئے ہیں، اب کچھ دیوبندی عقائد کے بارے میں بھی بتا دیں۔

گائیڈ: ہمارا پہلا عقیدہ یہ ہے کہ خدا جھوٹ بول سکتا ہے کیونکہ یہ اس کی قدرت کے تحت داخل ہے۔ مولانا رشید احمد گنگوہی صاحب فرماتے ہیں:

''الحاصل امکان کذب سے مراد دخول کذب تحت قدرت باری تعالیٰ ہے...پس ثابت ہوا کہ کذب داخل تحت قدرت باری تعالےٰ جل وعلیٰ ہے'' (تالیفاتِ رشیدیہ ص ۹۸،۹۹)

سیاح: میں نہیں مانتا کہ اللہ تعالیٰ جھوٹ بول سکتا ہے کیونکہ اللہ سے سچا کوئی نہیں ہے، ہاں یہ ممکن ہے کہ گنگوہی، نانوتوی اور تھانوی وغیرہم جھوٹ بول سکتے ہیں بلکہ ان لوگوں نے بالفعل جھوٹ بولا ہے۔

گائیڈ: ہمارا دوسرا عقیدہ یہ ہے کہ محمد a بے مثل و بے مثال نہیں ہیں بلکہ آپ کی نظیر و مثال ممکن ہے۔ نانوتوی صاحب نے اس مسئلے پر تحذیر الناس نامی کتاب لکھی ہے جس میں یہ ثابت کیا ہے کہ سات زمینیں ہیں اور ہر زمین میں ہمارے نبی جیسا نبی موجود ہے۔ اس موضوع پر قاری طیب دیوبندی نے زبردست تقریر کی تھی جس میں امکانِ کذبِ باری تعالیٰ کے ساتھ امکانِ نظیرِ مصطفیٰ کو بھی ثابت کیا تھا۔ دیکھئے مجالس حکیم الاسلام جلد اول ص ۳۵

سیاح: معاذ اللہ!

گائیڈ: ہمارا تیسرا عقیدہ یہ ہے کہ اگر محمد رسول اللہ a کے بعد کوئی نبی پیدا ہو جائے تو ختمِ نبوت میں کوئی فرق نہیں آئے گا۔ مولانا نانوتوی صاحب فرماتے ہیں:

''بلکہ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی a کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا'' (تحذیر الناس ص ۸۵)

سیاح: یہی وہ رسوائے زمانہ عبارت ہے جسے عبدالرحمٰن خادم قادیانی نے بحوالہ نانوتوی بطورِ حجت پیش کیا ہے۔ دیکھئے (مرزائی، قادیانی) پاکٹ بک ص ۲۷۶

گائیڈ: ہمارا چوتھا عقیدہ یہ ہے کہ نبی a کا علم ایسا تھا جیسا کہ بچوں، پاگلوں اور حیوانوں کو بھی حاصل ہوتا ہے۔ حکیم الامت اشرفعلی تھانوی فرماتے ہیں:

''پھر یہ کہ آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہوتو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب، اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور ہی کی کیا تخصیص ہے، ایسا علم غیب تو زید وعمرو بلکہ ہر صبی (بچہ) و مجنون (پاگل) بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے حاصل ہے کیونکہ ہر شخص کوکسی نہ کسی ایسی بات کا علم ہوتا ہے جو دوسرے شخص سے مخفی ہے تو چاہئے کہ سب کو عالم الغیب کہا جائے۔'' (حفظ الایمان ص ۱۳)

حسین احمد ٹانڈوی گاندھوی فرماتے ہیں: ''تو لفظ ایسا کلمۂ تشبیہ ہے'' (الشہاب الثاقب ص ۱۰۳)

سیاح: توبہ توبہ! یہ تو نبی کریم a کی بہت بڑی گستاخی ہے، آپ کے علمِ مبارک کو پاگلوں اور حیوانوں سے تشبیہ دی گئی ہے۔

گائیڈ: ہمارا پانچواں عقیدہ یہ ہے کہ بندہ خدا بن جاتا ہے۔

ہمارے سید الطائفہ حاجی امداد اللہ فرماتے ہیں:

''اس مرتبہ میں خدا کا خلیفہ ہوکر لوگوں کو اس تک پہونچاتا ہے اور ظاہر میں بندہ اور باطن میں خدا ہوجاتا ہے۔'' (کلیاتِ امدادیہ ص ۳۵،۳۶)

سیاح: استغفر اللہ!

گائیڈ: ہمارا چھٹا عقیدہ یہ ہے کہ رحمت للعالمین ہونا ہمارے نبی a کی صفتِ خاصہ نہیں ہے بلکہ ہمارے ملوانٹے ملوانے بھی رحمت للعالمین ہوسکتے ہیں۔

رشید احمد گنگوہی صاحب فرماتے ہیں:

''لفظ رحمۃ للعالمین صفت خاصہ رسول اللہ a کی نہیں ہے'' (فتاویٰ رشیدیہ ص ۲۱۸)

حاجی امداد اللہ جب فوت ہوئے تھے تو گنگوہی صاحب کو دست (جلاب) لگ گئے تھے۔

''کئی روز تک کھانا نہیں کھایا گیا۔ اس زمانہ میں لوگوں نے اکثر یہی کہتے سنا کہ ہائے رحمۃ للعالمین واقعی حضرت کی شان رحمت ہی رحمت تھی۔'' (معارف گنگوہی ص ۵۱)

سیاح: آپ لوگوں کا یہ عقیدہ تو سراسر غلط ہے۔

گائیڈ: ہمارا ساتواں عقیدہ یہ ہے کہ قبر کی مٹی سے بھی شفا ہوتی ہے۔

اشرفعلی تھانوی صاحب نے فرمایا:

''مولوی معین الدین صاحب حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب کے سب سے بڑے صاحبزادے تھے۔ وہ حضرت مولانا کی ایک کرامت (جو بعد وفات واقع ہوئی) بیان فرماتے تھے۔ کہ ایک مرتبہ ہمارے نانوتہ میں جاڑہ بخار کی بہت کثرت ہوئی۔ سو جو شخص مولانا کی قبر سے مٹی لے جا کر باندھ لیتا اسے ہی آرام ہو جاتا۔ بس اس کثرت سے مٹی لے گئے کہ جب بھی قبر پر مٹی ڈلواؤں تب ہی ختم۔ کئی مرتبہ ڈال چکا۔ پریشان ہو کر ایک دفعہ مولانا کی قبر پر جا کر کہا۔ (یہ صاحبزادے بہت تیز مزاج تھے۔ آپ کی تو کرامت ہوگئی اور ہماری مصیبت ہوگئی۔ یاد رکھو اگر اب کے کوئی اچھا ہوا تو ہم مٹی نہ ڈالیں گے ایسے ہی پڑے رہیو۔ لوگ جوتہ پہنے تمہارے اوپر ایسے ہی چلیں گے۔ بس اسی دن سے پھر کسی کو آرام نہ ہوا۔ جیسے شہرت آرام کی ہوئی تھی ویسے ہی شہرت ہوگئی کہ اب آرام نہیں ہوتا۔ پھر لوگوں نے مٹی لے جانا بند کر دیا۔''

(ارواح ثلاثہ عرف حکایات اولیاء ص ۳۳۹ حکایت نمبر ۳۶۶)

سیاح: اگر بریلوی حضرات ایسی بات کہیں تو فوراً ان پر کفر و شرک کا فتویٰ لگ جاتا ہے۔

گائیڈ: بریلویوں پر تو کفر و شرک کا فتویٰ بالکل جائز ہے لیکن اپنے بزرگوں کی کفریہ و شرکیہ عبارات کو ہم کشف و کرامات پر محمول کرتے ہیں۔

ہمارا آٹھواں عقیدہ یہ ہے کہ رشید احمد گنگوہی صاحب ہمارے نزدیک بانیٔ اسلام کے ثانی ہیں۔ محمود حسن دیوبندی فرماتے ہیں:

''زبان پر اہلِ ہوا کی ہے کیوں اُعلُ ہُبل شاید
اُٹھا عالم سے بانی اِسلام کا ثانی'' (کلیات شیخ الہند ص ۸۷)

سیاح: بانیٔ اسلام سے مراد اللہ ہو یا اس کا رسول، ہر لحاظ سے محمود کا یہ شعر باطل ہے۔

گائیڈ: ہمارا نواں عقیدہ یہ ہے کہ نبی a کے پاس علمِ غیب قطعاً نہیں ہے لیکن ہمارے بزرگوں اور اکابر کے پاس غیب ہی غیب ہے۔ حاجی امداد اللہ صاحب نے فرمایا:

"لوگ کہتے ہیں کہ علمِ غیب انبیاء و اولیاء کو نہیں ہوتا میں کہتا ہوں کہ اہلِ حق جس طرح نظر کرتے ہیں دریافت و ادراک غیبیات کا ان کو ہوتا ہے اصل میں یہ علم حق ہے۔"

(امداد المشتاق ص ۶۷، ۷۷ فقرہ: ۱۲۹، شمائم امدادیہ ص ۶۱)

سیاح: عجیب دوغلی پالیسی ہے۔

گائیڈ: ہمارا دسواں عقیدہ یہ ہے کہ مرزائیوں اور دیوبندیوں کا توحید میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔ ہمارے مولانا عبدالماجد دریا بادی نے اشرفعلی تھانوی صاحب سے مرزائیوں کے بارے میں نقل کیا:

"توحید میں ہمارا ان کا کوئی اختلاف نہیں، اختلاف رسالت میں ہے اور اس کے بھی صرف ایک باب میں یعنی عقیدۂ ختمِ رسالت میں بات کو بات کی جگہ پر رکھنا چاہیئے۔ جو شخص ایک جرم کا مجرم ہے، یہ تو ضرور نہیں کہ دوسرے جرائم کا بھی ہو۔" (سچی باتیں ص ۲۱۳)

سیاح: میری تو آج آنکھیں کھل گئی ہیں، دیوبند کی سیر کے دوران میں واضح طور پر پتا چل چکا ہے کہ دیوبندیوں کی فقہ اور سیرت بھی خراب ہے اور ان کے عقائد بھی انتہائی گندے، کفریہ اور شرکیہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں دیوبندیوں کے شر سے ہمیشہ محفوظ رکھے۔ آمین

گائیڈ: یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں؟ میں تو آپ کو لایا تھا..........

سیاح: چھوڑو! ان حقائق کو جاننے کے بعد کون شخص دیوبندی رہ سکتا ہے؟

اب میری اور تمھاری راہ جدا ہے۔!!!

a a a

کتابیات

آئینۂ غیر مقلدیت (منیر احمد منور)

احسن الفتاویٰ (مفتی رشید احمد لدھیانوی) ایچ۔ایم سعید کمپنی ادب منزل، پاکستان چوک، کراچی

ارواح ثلاثہ دیکھئے حکایاتِ اولیاء

الاشباہ والنظائر (ابن نجیم المصری) ایچ۔ایم سعید کمپنی ادب منزل، پاکستان چوک، کراچی

اشرف السوانح (عزیز الحسن مجذوب) ادارۂ تالیفات اشرفیہ بیرون بوہڑ گیٹ۔ملتان

الافاضات الیومیہ من الافادات القومیہ عرف ملفوظات حکیم الامت (اشرفعلی تھانوی)
ادارۂ تالیفات اشرفیہ بیرون بوہڑ گیٹ۔ملتان

امداد المشتاق (اشرفعلی تھانوی) مکتبہ اسلامیہ بلال گنج لاہور

انفاس امدادیہ (لطیف اللہ) ادارہ نشر المعارف۔کراچی

انگریز کے باغی مسلمان (جانباز مرزا) مکتبہ تبصرہ لالہ زار کالونی کشمیر روڈ نیوشاد باغ لاہور

بہشتی زیور (اشرفعلی تھانوی) ناشران قرآن لمیٹڈ، اردو بازار، لاہور

پاکٹ بک دیکھئے قادیانی پاکٹ بک

تالیفات رشیدیہ (رشید احمد گنگوہی) ادارہ اسلامیات ۱۹۰۔انارکلی لاہور

تحذیر الناس (محمد قاسم نانوتوی) مکتبہ حفیظیہ مکی مسجد، بخاری روڈ گوجرانوالہ

تحریک شیخ الہند (محمد میاں) مکتبہ رشیدیہ۔کراچی

تذکرۃ الخلیل (عاشق الٰہی میرٹھی) مکتبۃ الشیخ ۳/۳۶۷۔بہادر آباد۔کراچی نمبر ۵

تذکرۃ الرشید (عاشق الٰہی میرٹھی) ادارہ اسلامیات ۱۹۰۔انارکلی لاہور

تعلیم الاسلام (مفتی کفایت اللہ دہلوی) تاج کمپنی لمیٹڈ لاہور، راولپنڈی۔کراچی۔ پاکستان

جرأت (اخبار) کراچی

حاشیہ الطحطاوی علی ردالمختار (طحطاوی) المکتبۃ العربیہ کانسی روڈ کوئٹہ
حفظ الایمان (اشرفعلی تھانوی) کتب خانہ مجیدیہ ملتان
حکایات اولیاء عرف ارواح ثلاثہ (اشرفعلی تھانوی) اسلامی اکادمی اردو بازار لاہور
حیات شیخ الہند (محمد میاں) ادارہ اسلامیات ۱۹۰۔انارکلی۔لاہور
خطبات حکیم الاسلام (قاری طیب)
نعمان پبلشنگ کمپنی یوسف مارکیٹ۔غزنی سٹریٹ۔اردو بازار، لاہور
درمختار (حصکفی) ایچ۔ایم سعید کمپنی ادب منزل پاکستان چوک، کراچی
ردالمختار (ابن عابدین شامی) المکتبۃ الرشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ
سچی باتیں (عبدالماجد دریابادی) نفیس اکیڈمی کراچی
سوانح قاسمی (مناظر الحسن گیلانی) مکتبہ رحمانیہ اردو بازار لاہور
شمائم امدادیہ (حاجی امداداللہ) مدنی کتب خانہ بیرون بوہڑ گیٹ ملتان
الشہاب الثاقب (حسین احمد ٹانڈوی مدنی) مکتبہ دارالعلوم فیض محمدی خالد آباد فیصل آباد
صد سالہ جشن دیوبند (جانباز مرزا) مکتبہ حنفیہ خان مارکیٹ اندرون احمد پوری گیٹ بھاول پور
عزیز الفتاویٰ (عزیز الرحمٰن) دارالاشاعت اردو بازار کراچی
علم الفقہ (عبدالشکور لکھنوی) دارالاشاعت اردو بازار کراچی
علمائے دیوبند کا شاندار ماضی (محمد میاں) مکتبہ رشیدیہ قاری منزل، پاکستان چوک۔کراچی
فتاویٰ دارالعلوم دیوبند (محمد ظفیر الدین) مکتبہ حقانیہ ملتان
فتاویٰ رشیدیہ (رشید احمد گنگوہی) محمد علی کارخانہ اسلامی کتب دوکان نمبر۲ اردو بازار کراچی نمبر۱
فتاویٰ عالمگیری (بہت سے علماء) بلوچستان بک ڈپو، کوئٹہ
فخر العلماء (سید اشتیاق اظہر) میزان ادب۔B-۲۷۔K۔خالد آباد گلبہار کالونی کراچی
فیض الباری (انور شاہ کشمیری) مکتبہ دارالفکر الاسلامی ۱۳۔اردو بازار، لاہور
قادیانی پاکٹ بک (عبدالرحمٰن خادم قادیانی) شکور...احمدیہ بک ڈپو گول بازار ربوہ

قیام دارالعلوم دیوبند (ڈاکٹر محمد عبداللہ چغتائی) مکتبہ محمودیہ کریم پارک لاہور
کلیاتِ شیخ الہند (محمود حسن دیوبندی) مجلس یادگار شیخ الاسلام کراچی
مبشرات دارالعلوم (انوار الحسن ہاشمی) انوار الحسن ہاشمی مبلّغ دارالعلوم دیوبند
مجالس حکیم الاسلام (ظفیر الدین) ادارہ تالیفاتِ اشرفیہ ملتان
محمد احسن نانوتوی (محمد ایوب قادری) مکتبہ عثمانیہ نمبر ۲۲۸۰ پیر الٰہی بخش کالونی کراچی نمبر ۵
معارف گنگوہی (محمد اقبال قریشی) ادارہ اسلامیات انارکلی لاہور
مکالمۃ الصدرین دارالاشاعت دیوبند ضلع سہارنپور
مکتوبات شیخ الاسلام (حسین احمد مدنی) مدنی کتب خانہ النور مارکیٹ، اردو بازار گوجرانوالہ
مکمل تاریخ دارالعلوم دیوبند (سید محبوب رضوی) میر محمد کتب خانہ مرکز علم وادب آرام باغ کراچی
ملفوظات حکیم الامت دیکھئے الافاضات الیومیہ
مولانا حسین احمد مدنی (فرید الوحیدی) مکتبہ محمودیہ جامعہ مدنیہ کریم پارک، لاہور
نوائے وقت (اخبار)
ہدایہ (ملاّ مرغینانی) مکتبہ شرکت علمیہ بیرون بوہڑ گیٹ ملتان

تاریخی تصاویر


اسلام آباد/راولپنڈی اور لاہور سے بیک وقت شائع ہونے والا کثیر الاشاعت مستند قومی اخبار
ABC Certified
Daily JINNAH Islamabad Rawalpindi
روزنامہ
جناح
اسلام آباد
راولپنڈی
چیف ایڈیٹر: زین ملک
منگل 21 ربیع الثانی 1426ھ 30 مئی 2005ء 17 جیٹھ 2062ب


نئی دہلی: جمعیت علمائے ہند کے صدر مولانا اسعد مدنی کانگریس کے اجلاس سے خطاب کر رہے ہیں، سونیا گاندھی ساتھ بیٹھی ہیں


نئی دہلی کے انتخابی جلسے میں کانگریس کی سربراہ سونیا گاندھی علمائے دیوبند کے ساتھ

روزنامہ نوائے وقت لاہور 31/جولائی 1999 بروز ہفتہ


بھارت کی وزیر اعظم
مسز اندرا گاندھی
پہلے اجلاس سے
خطاب کر رہی ہیں
****


بھارت کے سابق نائب وزیر اعظم جگ جیون رام تقریر کر رہے ہیں


امہ جنگ راولپنڈی پیر 30 مئی 2005ء

نئی دہلی: جمعیت علماء ہند کے سربراہ مولانا اسعد مدنی جمعیت کے اجتماع سے خطاب کر رہے ہیں کانگرس کی سربراہ سونیا گاندھی بھی شریک ہیں